ماہنامہ بقیع کراچی

MAY 2018

سلسلہ اشاعت نمبر 289

Regd. # MC-1177

کیا "مکالمۃُ الصدرین" جعلی کتاب ہے؟

مؤلف

میثم عباس قادری رضوی

جمعیّت اِشاعت اہلسُنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

(دیوبندی کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرین'' سے، مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی، مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی، مولوی حماد دیوبندی اور مفتی مجاہد دیوبندی کے اِنکار کا مدلّل اور مُسکِت جواب)

کیا ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' جعلی کتاب ہے؟

مؤلّف

میثم عباس قادری رضوی حفظہ اللہ

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

نام کتاب: کیا ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' جعلی کتاب ہے؟

مؤلف: میثم عباس رضوی حفظہ اللہ

سن اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ/ مئی 2018ء

اشاعت نمبر: 289

ناشر: جمعیت اشاعت اہل سنت (پاکستان)
نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،
فون:32439799

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

فہرست

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ازمنہ ماضیہ میں ہم اُمَمِ سابقہ کو دیکھتے ہیں کہ جب ان میں کوئی بُرائی در آتی تو انبیاء و مرسلین علیہم السلام انہیں ہر طرح سے اس در آئی بُرائی سے باز رکھنے کی کوشش فرماتے۔اس کے باوجود بھی اگر وہ باز نہ آتے تو انہیں نیست و نابود کر دیا جاتا تھا۔لیکن ایسا نہیں تھا کہ وہ بُرائی بالکلیہ ختم ہو جاتی تھی۔اس کے آثار کچھ نہ کچھ مابعد والوں میں پائے جاتے تھے۔مثلاً: قومِ لوط میں یہ قبیح بیماری پائی جاتی تھی کہ

اَتَاۡتُوۡنَ الذُّکۡرَانَ مِنَ الۡعٰلَمِیۡنَ O(الشعراء:۲۶/۱۶۵)

ترجمہ کنز الایمان: کیا مخلوق میں مَردوں سے بد فعلی کرتے ہو۔

یہ بُرائی بعد والوں میں بھی ویسی نہ سہی، بہر حال موجود ہے۔

بلکہ کبھی کچھ نہ کچھ آثار نہیں، بلکہ وہ بُرائی پہلے والوں سے بھی زیادہ زور آور ہو کر مابعد والوں میں سامنے آتی ہے اور سابق والوں کی ذریت اسے مزید توانا و طاقتور کرتی ہے۔جیسے: تحریف، کہ یہود کتبِ سابقہ میں تحریف کرتے اور وہ آیات و روایات جو حضور ﷺ کی بعثت یا آپ کے فضائل و مناقب سے متعلق ہوتی اسے چھپا دیتے، احکامِ الٰہیہ میں تحریف و تبدیل کرتے، لوگوں کو کچھ کا کچھ بتاتے۔ان کی یہ صفت قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے۔

مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ ۔(النسآء:۴/۴۶)

ترجمہ کنز الایمان: کچھ یہودی کلاموں کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں۔

جو توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے سیّدِ عالم ﷺ کی نعت میں فرمائے۔(تفسیر خزائن

العرفان)

یہود و نصاریٰ کی یہ صفت اس امت میں آلِ سعود (اہلِ نجد، وہابیت، دیوبندیت) میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔کتبِ اسلاف میں تخریج، تحقیق، تعلیق، تلخیص و تسہیل کے نام پر تحریف و تلفیق، تحریف و تبدیل، حذف و اضافہ کر کے علمی اور دینی خیانت کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔(تحریفات کی تفصیل دیکھئے: مقامِ تحفظ توحید کے نام پر کتبِ اسلاف میں تحریف، از: مولانا اسید الحق محمد عاصم القادری بدایونی علیہ الرحمہ۔تحریفات، از: سیّد فضل اللہ چشتی صابری)

دراصل ان لوگوں کے نزدیک ہر وہ دلیل ناقابل اور قابلِ تحریف ہے جو ان کے مزعومہ نظریات سے لگاّ نہیں کھاتی۔یہی وجہ ہے کہ اپنے نظریات مخالف کتب میں یہ تحریف و تبدیل کو بھی روا رکھتے ہیں اور مزعومہ عقائد کو ثابت کرنے کے لئے جعلی کتب و مصنّف بھی گڑھ لیتے ہیں۔

جب ان سے اسلاف کرام کی کتب نہ بچ سکیں تو پھر اگر یہ لوگ اپنے بڑوں کی کتب میں تحریف کر ڈالیں یا کوئی بات انہیں اپنے بڑوں کی کتاب میں اپنے نظریہ کے مخالف پائی مل گئی ہو تو یہ اس کتاب سے ہی اگر انکار کر دیں تو کیا تعجب ہے!!!

زیرِ نظر کتاب ''کیا مکالمۃ الصدرین جعلی کتاب ہے'' میں بھی اسی موضوع پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔اس کی مختصر وضاحت یہ ہے کہ کتاب ''مکالمۃ الصدرین'' دیوبندیوں کی معتمد کتاب ہے جس پر ان کے بڑوں نے اعتماد کیا ہے اور اس کی تائید و توثیق کی ہے۔اس میں کچھ عبارتیں ان کے مخالف تھیں، لہٰذا انہوں نے اس کتاب سے ہی انکار کر دیا اور اسے جعلی قرار دیا۔

محترم میثم عباس رضوی صاحب کواللہ تعالیٰ جزائے خیر عطافرمائے جنہوں نے ان کا آئینہ انہیں کودکھایا اوران کے اکابر کی کتب سے، کثیر حوالہ جات کی روشنی میں، اس کتاب کا اکابر دیوبند کے نزدیک معتبر ومستند ہونا طشت از بام کردیا، نیز اس کتاب کے بارے میں اوربھی کئی مغالطّوں وخیانتوں کا پردہ چاک کیا۔موصوف نے کتاب کی تحقیق وتالیف میں،حوالہ جات کی تلاش وجستجو میں کافی محنت اوراحتیاط سے کام لیاہے۔

ادارہ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت اسے اپنے سلسلۂ اشاعت نمبر 289 پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہاہے۔اللہ تعالیٰ مؤلف واشاعت کنندگان کوجزائے خیر عطا فرمائے اوردین متین کی ترویج واشاعت میں روزافزوں ترقی فرمائے۔آمین

خرم محمود سرسالوی

15 مئی 2018ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

قارئینِ کرام!اس کتاب کی تالیف کا سبب مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے پوتے، اورقاری محمد طیب دیوبندی، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کے چھوٹے بھائی مولوی طاہرقاسمی دیوبندی کی مرتّبہ اورمولوی شبیرعثمانی دیوبندی کی مصدّقہ کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق دیوبندیوں کے ایک گروہ کاانکارہے،جس میں وہ اس حدتک چلے جاتے ہیں کہ اس کتاب کوجعلی قراردے دیتے ہیں۔ راقم نے اس کتاب میں دیوبندی علما کی کُتُب سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی ثقاہت ثابت کی ہے تاکہ ان منکرین کے منہ بند ہوجائیں۔

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے کچھ مندرجات:

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے اِنکار کے متعلق دیوبندی عبارات ملاحظہ کرنے سے پہلے اس کتاب کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کیجیے، جن سے آپ کواندازہ ہوگا کہ دیوبندی کیوں ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے انکارکرتے ہیں۔

☆ پہلا اقتباس:

''مولانا حفظ الرحمان صاحب کی تقریر کاخلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیۃ العلمائے اسلام حکومت کی مالی امداداوراس کے ایماسے قائم ہوئی ہے''

(مکالمۃُ الصَّدرَین صفحہ ۷ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند،ضلع سہارنپور)

☆ دوسرا اقتباس:

مولوی آزادسبحانی کے متعلق لکھا کہ انہوں نے کہا:

''ہم جمعیۃ العلمائے ہند کے اقتدار کو توڑنے کے لیے ایک علما کی جمعیت قائم کرنا چاہتے ہیں، گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان کو کافی امداد اس مقصد کے لیے دے گی، چنانچہ ایک بیش قرار رقم اس کے لیے منظور کر لی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالہ بھی کر دی گئی۔ اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا، مولوی حفظ الرحمان صاحب نے کہا کہ یہ اس قدر یقینی روایت ہے کہ اگر آپ اطمینان فرمانا چاہیں تو ہم اطمینان کرا سکتے ہیں''

(مکالمۃ الصّدرَین صفحہ ۷ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کی تقریر کے ان دونوں اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ''دیوبندی جمعیۃ العلمائے اسلام'' انگریز حکومت کی خواہش اور امداد سے قائم ہوئی۔

☆ یہی بات مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی دیوبندی نے بھی اپنے مکتوب بہ نام مولوی شبیر عثمانی دیوبندی میں بیان کرتے ہوئے لکھا تھا:

''اس جماعت کا وجود انگریزی اقتدار کو قائم رکھنے کے لیے عمل میں لایا گیا''

(انوارِ عثمانی صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، مولوی مسافر خانہ، بندر روڈ، کراچی، مرتّب مولوی انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی، ایضاً صفحہ ۱۹۴ مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم، کراچی، جدید اشاعت اکتوبر ۲۰۱۳ء)

یہ یاد رہے کہ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی اسی جمعیۃ العلمائے اسلام کے ساتھ منسلک تھے۔

☆ تیسرا اقتباس:

''اسی ضمن میں مولانا حفظ الرحمان صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ''تبلیغی تحریک'' کو بھی ابتداءً حکومت کی

جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا، پھر بند ہو گیا''

(مکالمۃ الصّدرَین صفحہ ۸ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ دیوبندی ''تبلیغی جماعت'' کو انگریز حکومت پیسے دیتی تھی۔

☆ اس کی تائید اس بات سے ثابت ہوتی ہے کہ مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی کی کتاب ''دِلّی کی برادریاں'' کے آخری حصہ میں حاجی رشید احمد دیوبندی کی تصویر کے نیچے تعارف ان الفاظ میں لکھا ہے:

''خان بہادر حاجی رشید احمد دہلوی (سابق رُکنِ شوریٰ دارالعلوم دیوبند) تحریکِ آزادی سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کے لیے ''تبلیغی جماعت'' کے قیام میں سرگرم حصہ لیا''

(دِلّی کی برادریاں، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، اُردو بازار، کراچی۔ اشاعت نومبر ۲۰۰۹ء)

یہ تو سب جانتے ہیں کہ انگریز تحریکِ آزادی کا مخالف تھا، لہٰذا اسی سبب اس نے ''تبلیغی جماعت'' بنوائی تا کہ تحریکِ آزادی سے مسلمانوں کی توجہ ہٹائی جا سکے، اس حوالہ سے ''مکالمۃ الصَّدرَین'' میں تبلیغی جماعت کو انگریز کی طرف سے پیسے ملنے والے بیان کی مزید تصدیق ہو گئی، ''مکالمۃ الصَّدرَین'' کے مطابق اگرچہ بعد میں پیسے ملنے بند ہو گئے تھے لیکن ابتدا میں انگریز سے پیسے لینے کا اقرار موجود ہے، جس کا جواب دیابنہ پر قرض ہے۔

☆ مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کی تقریر کے جواب میں مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے کہا:

''پہلے میں اس معاملہ کی نسبت گفتگو شروع کرتا ہوں جو آپ نے مولانا آزاد سبحانی کے متعلق بیان فرمایا ہے، جو روایت آپ نے بیان

کی میں نہ اس کی تصدیق کرتا ہوں نہ تکذیب، ممکن ہے آپ صحیح کہتے ہوں''

(مکالمۃ الصَّدرَین صفحہ ۸ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

معلوم ہوا کہ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کی تقریر کے ان اقتباسات کی تکذیب نہیں کی جو اوپر پیش کیے گئے ہیں۔

☆ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کانگریسی کو جو جواب دیا وہ بڑا پُر لطف ہے، مولوی صاحب نے جواباً کہا:

''اگر میں تھوڑی دیر کے لیے اس روایت کو تسلیم بھی کرلوں کہ جمعیۃ العلمائے اسلام گورنمنٹ کے ایماء سے قائم ہوئی ہے تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کانگریس کی ابتداء کس نے کی تھی اور کس طرح ہوئی تھی؟ آپ کو معلوم ہے کہ ابتداءً اس کا قیام ایک وائسرائے کے اشارہ پر ہوا تھا (اور برسوں وہ گورنمنٹ کی وفاداری کے راگ الاپتی رہی ہے۔مُرتّب) بہت سی چیزوں کی ابتدا غلط ہوتی ہے مگر انجام میں بسا اوقات وہی چیز سنبھل جایا کرتی ہے''

(مکالمۃ الصَّدرَین صفحہ ۹ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

یعنی مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کا مطلب ہے کہ اگر مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کے گروہ کے خیال میں ''جمعیۃ العلمائے اسلام'' انگریز گورنمنٹ نے بنائی ہے تو کانگریس بھی ایک انگریز وائسرائے کے اشارے پر بنی تھی اور کئی سالوں تک وہ انگریز حکومت کی مدح سرائی کرتی رہی ہے، لیکن اس کے باوجود بھی آپ (یعنی مولوی حسین مدنی دیوبندی، مولوی حفظ الرحمان دیوبندی اور ان کے ہمنوا دیگر دیوبندی

مولوی) اس کانگریس میں شریک ہیں، تو پھر ''جمعیۃ العلمائے اسلام'' پر آپ کو اعتراض کیوں ہے؟

☆ ''مولانا حفظ الرحمان صاحب نے فرمایا کہ یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ انگریزی حکومت ابھی ہندوستان میں موجود ہے، اس کی موجودگی تسلیم کرتے ہوئے جو کچھ لینا ہے اُسی سے لینا ہوگا''

(مکالمۃ الصَّدرَین صفحہ ۱۱ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

☆ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے دیوبندی جمعیت علمائے ہند کے وفد کو مخاطب کر کے کہا:

''آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں کیا یہ صحیح چیزیں ہیں''

(مکالمۃ الصَّدرَین صفحہ ۱۰ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کے بقول یہ بات مشہور ہے کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور ان کے ہمنوا کانگریسی دیوبندی مولوی، ہندوؤں سے پیسے لیتے رہے ہیں، اگر دیوبندی اس اقتباس کے متعلق یہ کہیں کہ یہاں صرف مشہور ہونے کی بات کی گئی ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔تو میں جواباً کہتا ہوں کہ دیوبندی مذہب کے مزعومہ مناظر مولوی ابوایوب دیوبندی نے اپنی کتاب میں اعلیٰ حضرت کے متعلق اہلِ سنت کی کُتُب سے مختلف اقتباسات اس انداز میں نقل کیے ہیں کہ پڑھنے والا انہیں سچ سمجھ کر اعلیٰ حضرت سے بدظن ہوسکتا ہے، ایک اقتباس درج ذیل ہے:

''عام طور پر امام احمد رضا خان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مُکفّر المسلمین (مسلمانوں کو کافر گردانتے والے) تھے، بریلی میں انہوں نے کفر ساز مشین نصب کر رکھی تھی (انوارِ رضا ص ۱۰) (سفیدہ و سیاہ ص ۴۳)''

(دست و گریبان، جلد ا صفحہ ۲۷۳ مطبوعہ دار النعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعتِ اوّل: جون ۲۰۱۳ء)

جس طرح ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے نقل کردہ اقتباس میں ''مشہور'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے بالکل اسی طرح اس اقتباس میں بھی ''مشہور'' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور جن دو کتب '' انوارِ رضا'' صفحہ ۱۰۱ (مطبوعہ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور) اور ''سفید و سیاہ'' صفحہ ۴۳ (مطبوعہ مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور) سے مولوی ابوایوب دیوبندی نے اعلیٰ حضرت کے متعلق یہ اقتباس نقل کیا ہے وہاں اس اقتباس سے تھوڑا پہلے یہ عنوان قائم کیا گیا ہے ''تہمتوں کے انبار'' اور اس اقتباس کو نقل کرنے کے بعد (دونوں کتب ''انوارِ رضا'' اور ''سفید و سیاہ'' میں) اس الزام سمیت اعلیٰ حضرت پر لگائے جانے والے دیگر الزامات کی تردید کی گئی ہے، لیکن اس تردید کے باوجود مولوی ابوایوب دیوبندی نے دجل کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ اقتباس نقل کر دیا، تاکہ اعلیٰ حضرت کے متعلق عوام کو گمراہ کیا جا سکے۔ مولوی ابوایوب دیوبندی کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے کہ اس نے جو الزام اعلیٰ حضرت کے متعلق نقل کیا اس کی تردید تو انہیں کتب سے ہو گئی جن سے وہ اقتباس نقل کیا گیا ہے۔ لیکن کانگریسی دیوبندی مولویوں کے ہندوؤں سے پیسے لینے کی شہرت پر مشتمل اقتباس جس کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے نقل کیا گیا ہے اس میں کہیں بھی اس بات کی تردید نہیں کی گئی، اس لیے اپنی فکر کریں۔

''غلط شہرت'' کے متعلق مولوی ابوایوب دیوبندی کے اعتراض کا جواب خود اپنے قلم سے:

☆ مولوی ابوایوب دیوبندی نے اعلیٰ حضرت کے ''مُکفّرِ المسلمین'' مشہور ہونے کے متعلق بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیاق وسباق حذف کر کے جو قول نقل کیا ہے، اس کا جواب

اسی معترض کے قلم سے پیش کیا جاتا ہے۔ مولوی ابوایوب دیوبندی نے اپنی کتاب ''سفید و سیاہ پر ایک نظر'' (سفید و سیاہ پر ایک نظر، صفحہ ۶۱ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیوبند) میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے:

''دراصل بات یہ ہے کہ معاشرے میں جب بھی کسی شخصیت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو بڑے بڑے حضرات اُس سے متاثر ہو جاتے ہیں، اس میں اُن کی غلطی نہیں ہوتی، بلکہ اس میں اصل قصوروار وہی لوگ ہوتے ہیں جو یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ جھوٹے پروپیگنڈے کے معاشرے پر اثرات: آیئے اس کی ایک مثال دورِ نبوی سے ملاحظہ فرمایئے، اُم المؤمنین افضل النساء العالمین حضرت عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ عنہا پر منافقین نے جب تہمت لگائی اور سخت پروپیگنڈہ کیا تو کچھ مسلمان بھی اس پروپیگنڈے کی لپیٹ میں آ گئے اور مسلمان بھی کوئی عام نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم اجمعین''

(سفید و سیاہ پر ایک نظر، صفحہ ۴۴ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیوبند)

☆ اس کے بعد مولوی ابوایوب دیوبندی نے حضرت امامِ اعظم کے خلاف حاسدین کی کاروائیوں کو بیان کر کے لکھا ہے:

''چاہے دورِ نبوی ہو یا بعد کا دَور، یہ بات مُسلَّمہ ہے کہ جب بھی کسی شخص یا تحریک کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو لوگوں کا اس سے متاثر ہونا، دوسرے لفظوں میں اُس کا شکار ہونا خلافِ عقل نہیں، اس

بات کو سامنے رکھتے ہوئے اب ہمارے اکابرین کی عبارات کی طرف آیئے، جب شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی دعوتِ توحید لے کر اُٹھے تو اُن کے مخالفین نے اُن کے خلاف سخت پروپیگنڈہ کیا، جس کے نتیجے میں بہت سارے اہلِ علم شیخ نجدی اور ان کی تحریک کے مخالف ہو گئے''

(سفید وسیاہ پر ایک نظر، صفحہ ۴۶ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیوبند)

☆اسی کتاب میں مولوی ابوایوب دیوبندی نے کچھ صفحات کے بعد محمد بن عبدالوہاب کا دفاع کرتے ہوئے مزید لکھا ہے:

''جس مزاج کے ساتھ انہوں نے ان عقائد کو پھیلایا وہ سخت تھا، شاید اس کی بہت سی وجہیں ہوسکتی ہیں، لیکن ان کی اس سخت مزاجی سے فائدہ اُٹھا کر اُن کے مخالفین نے اُن کے خلاف خوب پروپیگنڈہ کیا، جس کی وجہ سے بہت سے علماء وعوام ان سے بدظن ہوئے''

(سفید وسیاہ پر ایک نظر، صفحہ ۵۱ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظِ اکابرِ دیوبند)

محمد بن عبدالوہاب کے دفاع میں لکھے گئے ان تینوں اقتباسات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے جب اکابرِ دیابنہ وہابیہ کی گستاخیوں کی سخت گرفت کی تو انہوں نے اعلیٰ حضرت کے متعلق شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ مکفر المسلمین (یعنی مسلمانوں کو کافر کہنے والے) ہیں، اس جھوٹ کو دیابنہ اور دیگر مخالفین نے اس زور شور سے پھیلایا کہ ناواقف لوگ اس پروپیگنڈے سے متاثر ہو گئے۔ بات طویل ہوگئی ہے، اس لیے اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔

☆مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور ان کے ہمنواؤں

سے شکوہ کیا:

''جو عربی مدارس کے طلبا آپ کے شاگرد آپ کے مرید اور دینی ماحول بلکہ مرکزِ دین واخلاق میں تربیت پانے والے ہیں، ذرا اُدھر بھی تو دیکھئے کہ اُنہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے طلبا نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے ہیں، جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا۔ آپ حضرات نے اس کا بھی کوئی تدارک کیا تھا؟ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت دارالعلوم کے تمام مدرسین، مہتمم اور مفتی سمیت (باستثناء ایک دو کے) بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ سے نسبتِ تلمّذ رکھتے تھے، دارالعلوم کے طلبا نے میرے قتل تک کے حلف اُٹھائے، اور وہ وہ فُحش اور گندے مضامین میرے دروازہ میں پھینکے کہ اگر ہماری ماں بہنوں کی نظر پڑ جاتی تو ہماری آنکھیں شرم سے جُھک جاتیں، کیا آپ میں سے کسی نے بھی اس پر ملامت کا کوئی جملہ کہا؟ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ بہت سے لوگ ان کمینہ حرکات پر خوش ہوتے تھے،'' حریت اخبار دہلی ''آج کل جو میری ذاتیات پر نہایت رکیک مضامین لکھ رہا ہے، کیا آپ حضرات میں سے کسی نے بیزاری کا اظہار کیا؟ اس پر سب کی آنکھیں شرم سے جھکیں ہوئی تھیں''

اس کے کچھ سطر بعد مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی حفظ الرحمان دیوبندی اور ان کے ہمنواؤں کو مخاطب کر کے ان کی مجرمانہ خاموشی پر ان الفاظ

میں شکوہ کیا:

''آپ حضرات نے کبھی اس قسم کی چیزوں سے جو ہمارے متعلق کہی گئی اظہارِ بیزاری نہیں کیا، نہ کسی پر ملامت کی''

(مکالمۃُ الصَّدرَین صفحہ ۲۱ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

☆ یہی بات مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے اپنے مکتوب بنام مولوی منظور نعمانی دیوبندی میں ان الفاظ میں کہی:

''لیکن دارالعلوم ((دیوبند)) کے طلبہ نے اس شخص ((یعنی شبیر عثمانی دیوبندی)) کے حق میں وہ حرکات کیں جو اِدارے کا صدر اور ان کے اکثر اُستادوں کا بلا واسطہ یا بالواسطہ اُستاد تھا، فُحش اور گندی گالیاں لکھ لکھ کر بھیجیں، جو بازاری لوگ بھی استعمال نہیں کر سکتے، کارٹون بنا کر لگائے، جنازے نکالے، اس پر لکھا کہ ابو جہل کا جنازہ جارہا ہے، نعروں کا تو ذکر ہی کیا۔ پندرہ طلبہ نے قتل کے حلف اُٹھائے، محلّہ کی مسجد کے اندر دیوار پر لکھا کہ اس مسجد میں نماز جائز نہیں کیونکہ فلاں شخص اس میں نماز پڑھتا ہے۔ نیچی داڑھیوں اور لمبے کُرتوں کا مذاق اُڑایا، ان حرکات کو دیکھ کر ((دارالعلوم دیوبند کے)) بہت سے اُستاد اور ذمہ دار خوش ہوتے تھے، اور ایسے نالائق مفسدوں کی پُر زور حمایت وہاں ((دارالعلوم دیوبند)) کی سب سے بڑی ذمہ دار مجلس نے برملا کی، جس کے ایک رُکن اب آپ بھی ہیں، کسی کی زبان سے حرفِ ملامت نہ نکلا، حالانکہ وہ ان کے کنٹرول میں تھے''

(انوارِ عثمانی صفحہ ۱۵۰ مطبوعہ مکتبۂ اسلامیہ، مولوی مسافر خانہ، بندر روڈ، کراچی۔ مرتّب مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی۔ ایضاً صفحہ ۱۸۷، ۱۸۸ مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم، کراچی۔ جدید اشاعت اکتوبر ۲۰۱۳ء)

''مکالمۃ الصدرین'' اور ''انوارِ عثمانی'' کے حوالے سے نقل کیے گئے ان دو اقتباسات سے قارئین کو معلوم ہو گیا کہ

۱۔ دیوبندی فرقہ کے مرکز میں پڑھنے والے طلبہ نے اپنے فرقہ کے ''شیخ الاسلام''، مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کو ایسی فحش گالیاں دیں جو بازاری لوگ بھی نہ دے سکیں۔

۲۔ دارالعلوم دیوبند کے طلبہ کی جانب سے مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کو قتل کرنے کے حلف اُٹھائے گئے۔

۳۔ دارالعلوم دیوبند کے طلبہ نے مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کے خلاف ہر طرح کی نیچ حرکت کی، جو کوئی گھٹیا سے گھٹیا انسان بھی شاید نہ کر سکے۔

۴۔ دارالعلوم دیوبند کے اہم ذمہ دار اپنے دیوبندی طلبہ کی اِن ذلیل حرکات کی پُشت پناہی اور ان پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے طلبہ کو ان بدتمیزیوں سے نہیں روکا۔

☆ دارالعلوم دیوبند کے طلبہ کو کوڑا کرکٹ اور ذہن و دماغ سے عاری قرار دیتے ہوئے مولوی عبدالقادر رائے پوری دیوبندی نے کہا تھا:

''دیوبند والے حضرات خوش ہوتے ہوں گے کہ ہمارے پاس اتنے طالب علم ہر سال جمع ہوتے ہیں، یہ نہیں معلوم کہ سب کوڑا کرکٹ ہے آخر کوڑا کرکٹ ہی تو ہے جس کا دماغ اور ذہن نہ ہو''

(مجالس حضرۃ رائپوری، صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

احبابِ اہلِ سنت سے گذارش ہے کہ اکابرِ علمائے اہلِ سنت، بریلی کے خلاف جو بدزبانی دیوبندی مدارس کے فضلا کی جانب سے کی جاتی ہے اس پر یہ سوچ کر صبر کرلیا کریں کہ جس فرقہ کے مرکز کے شر سے اس فرقہ کا ''شیخ الاسلام'' محفوظ نہ ہو، اس مسلک کے ماننے والے اگر ہم اہلِ سنت و جماعت کے اکابر پر بدزبانی کریں تو کوئی عجیب بات نہیں۔ ویسے بھی بہ قول مولوی عبدالقادر رائے پوری، جب دیوبندی طلبہ ہیں ہی کوڑا کرکٹ اور ذہن و دماغ سے عاری، تو ان کے مغلّظات پر ہمیں حیرت نہیں ہونی چاہیے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی انگریز نوازی:

مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کی مرتّب کردہ کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' میں لکھا گیا ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی کے بارے میں مشہور تھا کہ انگریز ان کو ۶۰۰ روپے ماہانہ دیتا ہے، تو اس پر دیوبندی بہت ناراض ہوئے، آئندہ سطور میں مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی انگریز نوازی اور انگریز سے محبت کے ثبوت دیگر دیوبندی کُتُب سے پیش کیے جارہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

☆ فاضلِ دیوبند، مولوی فریدالوحیدی دیوبندی نے لکھا ہے:

''بعض علماء، فضلا اور مذہبی رہنما بھی برطانیہ اور اس کے ہواخواہوں کے ساتھ تھے''

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، ایک تاریخی وسوانحی مطالعہ، صفحہ ۳۶۳ مطبوعہ مکتبۂ محمودیہ، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور، اشاعت مارچ ۱۹۹۵ء)

☆ اس کے بعد اپنے حکیم الامت کو انگریز حکومت کے طرفداروں میں شمار کرتے ہوئے فریدالوحیدی دیوبندی نے لکھا ہے:

''حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی

زمرے میں شامل تھے''

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، ایک تاریخی وسوانحی مطالعہ، صفحہ ۳۶۴ مطبوعہ مکتبۂ محمودیہ، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور، اشاعت مارچ ۱۹۹۵ء)

☆ اس کے کچھ سطر بعد دیوبندی مؤلّف نے ایک اقتباس نقل کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی محمود حسن دیوبندی خلافت کی تحریک میں شرکت کو ضروری اور واجب سمجھتے تھے، جبکہ اس کے برعکس مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے نزدیک اس میں شرکت فتنہ وفساد تھی، اس کے بعد (مولوی فریدالوحیدی دیوبندی نے) مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کو انگریز نوازوں میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے:

''خیر! یہ تو وہ حضرات تھے جو سرے سے ہندوستان کی آزادی اور برطانیہ سے گلوخلاصی ہی کے خلاف تھے''

(شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی، ایک تاریخی وسوانحی مطالعہ، صفحہ ۳۶۴ مطبوعہ مکتبۂ محمودیہ، جامعہ مدنیہ، کریم پارک، لاہور، اشاعت مارچ ۱۹۹۵ء)

☆ خود مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے کہا ہے:

''ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا اگر تمہاری حکومت ہوجائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو، میں نے کہا کہ محکوم بنا کر رکھیں، کیونکہ جب خدا نے حکومت دی تو محکوم ہی بنا کر رکھیں گے، مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت اور آرام سے رکھا جائے گا کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے''

(الافاضات الیومیہ، جلد ۶ صفحہ ۳۷، ملفوظ نمبر ۷۸ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ، جامعہ اشرفیہ، فیروزپور روڈ، لاہور)

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی انگریزوں سے ہمدردی دیکھنے لائق ہے، خاص

طور پر انگریزوں کے متعلق یہ الفاظ جن میں تھانوی صاحب نے کہا کہ ''نہایت راحت اور آرام سے رکھا جائے گا''

☆صحافی انجم لاشاری نے مولوی محمد شاہ امروٹی دیوبندی (ابن مولوی تاج محمود امروٹی دیوبندی) کا انٹرویو کیا، جو ''ماہنامہ شوٹائم، کراچی'' میں شائع ہوا، اس انٹرویو میں مولوی محمد شاہ امروٹی دیوبندی نے اقرار کیا کہ ''تحریکِ ریشمی رومال'' کی انگریزوں کو لمحہ بہ لمحہ مخبری مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے کی تھی، اس انٹرویو کا اقتباس ملاحظہ کریں:

''اپنے انٹرویو میں مولانا محمد شاہ امروٹی نے دِل گرفتہ ہوکر بتایا کہ انگریزوں کو ریشمی رومال کے اس سفر کی اطلاعات لمحہ بہ لمحہ مل رہی تھیں اور یہ لنکا گھر کے ایک بھیدی نے ڈھائی تھی، اور یہ تھے مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا امروٹی کے بقول مولانا تھانوی کہتے تھے کہ انگریزوں کے خلاف کچھ نہ کیا جائے''

اس کے کچھ سطر بعد صحافی انجم لاشاری نے لکھا ہے:

''مولانا محمد شاہ امروٹی کو پیری اور ضعف کے سبب مولانا اشرف علی تھانوی کے اس بھائی کا نام یاد نہیں رہا تھا، اس لیے ہم نے مولانا ارشاد الحق تھانوی سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور مولانا اشرف علی تھانوی کے برادران کے بارے میں معلومات چاہیں، جس پر اُنہوں نے بتایا کہ مولانا کے صرف ایک بھائی تھے جن کا نام مظہر علی تھا، اور وہ ہند میں برطانوی سرکار کے ایک اعلیٰ عہدے پر فائز تھے یعنی سی آئی ڈی کے افسرِ اعلیٰ تھے''

(ماہنامہ شوٹائم کراچی، بابت اپریل ۱۹۸۸ء، بحوالہ دعوتِ فکر صفحہ ۱۴۴ مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت، المحمد مارکیٹ، دکان: ۲۵، غزنی سٹریٹ، ۲۵۔ اُردو بازار، لاہور)

☆مولوی صوفی عبدالحمید سواتی دیوبندی نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ تھانوی صاحب انگریز کے خلاف چلنے والی تحریکات کے مخالف تھے، اقتباس ملاحظہ کریں:

''حضرت تھانوی ایک مرشدِ برحق، خداپرست، متقی عالمِ دین تھے، مگر انگریز کے خلاف ملکی تحریکات کے مخالف تھے''

(مولانا عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار، صفحہ ۱۲۴ مطبوعہ مکتبہ حمیدیہ، فاروق گنج، گوجرانوالہ)

☆مولوی عبدالحمید سواتی دیوبندی نے یہ حقیقت بھی واشگاف الفاظ میں بیان کی ہے کہ:

''یہ بھی حقیقت ہے کہ مولانا تھانوی کے ایک بھائی مظہر علی انگریز کے (سی آئی ڈی) کے محکمہ میں تھے اور انہوں نے آزادی پسند مسلمانوں کو نقصان بھی پہنچایا ہے''

(مولانا عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار، صفحہ ۱۲۴ مطبوعہ مکتبہ حمیدیہ، فاروق گنج، گوجرانوالہ)

☆پروفیسر محمد سرور دیوبندی نے تحریک ریشمی رومال کے ذکر میں مولوی عبیداللہ سندھی دیوبندی کے حوالے سے لکھا ہے:

''حضرت شیخ الہند حجاز میں اپنے جاسوس ساتھیوں کی موجودگی میں جو دن رات ان پر مسلّط رہتے تھے، انور پاشا سے نامہ و پیام کا سلسلہ قائم کرنے میں کامیاب ہوئے اور ان کی حضرت نے مجھے کابل میں بھی اطلاع بھجوائی، لیکن خدا کو کچھ اور منظور تھا، حضرت کے کام کو ان کے دیوبندی ساتھیوں نے جن میں مولانا اشرف علی تھانوی پیش پیش

تھے تباہ کیا، اور محمد علی کو اس کے ساتھی اور رفیقِ کار لے ڈوبے اور اس کی مخبری کرتے رہے، جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا، مولانا سندھی نے کہا کہ حضرت شیخ الہند کے کام کو ان کے دیوبندی ساتھیوں نے جن میں مولانا اشرف علی تھانوی پیش پیش تھے تباہ کیا''

(افادات وملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی، صفحہ ۳۶۴ مطبوعہ سندھ ساگر اکادمی، ۲۱۔عزیز مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ مولوی محمود حسن دیوبندی کی تحریک مولوی اشرفعلی تھانوی کی مخبری کی وجہ سے تباہ ہوئی۔

☆ مولوی حبیب الرحمان لدھیانوی دیوبندی کو بھی اپنے ایک مکتوب بہ نام مولوی شبیر عثمانی دیوبندی میں لکھنا پڑا:

''میں اور مولانا حفظ الرحمان صاحب سہارنپور میں آپ کے اس بیان کا ذکر کر رہے تھے کہ مولانا حفظ الرحمان کے آنسو آگئے اور اُنہوں نے کہا کہ آگے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے ہمارے اور اسلام کے دُشمن ہم کو ذبح کرتے تھے، اب آپ نے ان کی جگہ لے لی''

(انوارِ عثمانی صفحہ ۱۵۷، مطبوعہ مکتبۂ اسلامیہ، مولوی مسافر خانہ، بندر روڈ، کراچی، مرتّب مولوی انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی، ایضاً صفحہ ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ دار العلوم، کراچی، جدید اشاعت اکتوبر ۲۰۱۳ء)

مولوی حفظ الرحمان دیوبندی کے اس لیے آنسو نکل پڑے کہ یہ تھانوی صاحب کو ''ہندونواز کانگریسی'' بنانا چاہتے تھے لیکن تھانوی صاحب ''انگریز نواز'' بن گئے۔

☆ مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی نے مولوی سلیمان ندوی دیوبندی کے نام اپنے

ایک مکتوب میں لکھا:

''مُلّا کو ''ہندوستان کے سب سے بڑے زندہ فتنہ مولانا اشرف علی تھانوی'' کا بھی مرید یا کم سے کم ہم خیال ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے''

(سیّد سلیمان ندوی کے خطوط، عبدالماجد دریابادی کے نام، صفحہ ۱۳۳ مطبوعہ نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی، اشاعت مئی ۱۹۸۶ء)

مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی، مشہور ہندونواز کانگریسی مُلّا ابوالکلام آزاد کے ساتھی تھے، لگتا ہے انہیں بھی یہی غم ہے کہ تھانوی صاحب ''ہندونواز'' کی بجائے ''انگریز نواز'' بن گئے۔

☆ مولوی انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی نے ہندوؤں اور انگریزوں کے متعلق مولوی اشرفعلی تھانوی کا مؤقف ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''اس طوفان خیز تحریکِ خلافت اور ہندو مسلم اتحاد میں دار العلوم دیوبند کا ایک عظیم الشان عالم حضرت مولانا اشرف علی صاحب شریک نہیں ہوا۔ وہ اس ساری تحریک کو اپنے خیال میں درست نہیں سمجھتے تھے، انہوں نے علی الاعلان فرمایا کہ ہندوؤں سے اتحاد کسی صورت ممکن نہیں، ہندو اپنی فطرت کے باعث کبھی مسلمان کا دوست نہیں ہوسکتا، اس سے انگریز بدرِجہا بہتر ہے''

(خطباتِ عثمانی صفحہ ۲۳ مطبوعہ نذر سنز، ۲۲۱۔سرکلر روڈ، لاہور۔ اشاعتِ اوّل اپریل ۱۹۷۲ء۔ ایضاً صفحہ ۴۸ مطبوعہ مکتبہ دار العلوم، کراچی)

اس اقتباس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب انگریزوں کے خیر خواہ تھے۔

دیوبندی مذہب کے مزعومہ ''حکیم الامت'' مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے متعلق پیش کیے گئے مذکورہ بالا دلائل وشواہد کی کڑیاں آپس میں ملائیں تو یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی ''انگریز نواز'' تھے، اور ''ہندونواز کانگریسی'' دیوبندی علماء کا گروہ ان سے اس بات پر سخت نالاں تھا کہ تھانوی صاحب ''ہندونواز کانگریسی'' کی بہ جائے ''انگریز نواز'' بن گئے ہیں۔ نیز ''تحریکِ ریشمی رومال'' کی ناکامی کا سبب مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی ہیں جن کی مخبری کی وجہ سے یہ تحریک ناکام ہوئی، ''دست وگریبان'' کے مؤلّف کو مفت مشورہ ہے کہ ''ہندونواز کانگریسی'' اور ''انگریز نواز'' دیوبندی علماء کے گروہوں کے باہم دست وگریبان اور گتھم گتھا ہونے پر بھی ایک کتاب لکھے۔

ہوسکتا ہے کہ کوئی دیوبندی یہ کہہ دے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی مسلم لیگ کے حامی تھے، تو اس کے لیے عرض ہے کہ مولوی عبدالحمید سواتی دیوبندی نے اس بات کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مولانا تھانوی کو مسلم لیگ کے طرف داروں میں شمار کرنا بھی غلط بات ہے''

(مولانا عبیداللہ سندھی کے علوم وافکار، صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ مکتبہ حمیدیہ، فاروق گنج، گوجرانوالہ)

اسی سلسلے میں ایک اور کتاب ''اشرف الافادات'' مؤلّف مولوی عبدالاحد سورتی دیوبندی (ناشر: انیس الحسن، شعبۂ نشرواشاعت مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند، دہلی، مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس، دہلی) کا مطالعہ بہت مفید رہے گا، جس میں اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ مولوی اشرفعلی تھانوی مسلم لیگ کے حامی تھے۔ یہ کتاب مولوی محمد میاں دیوبندی کی تحریک سے شائع ہوئی تھی۔

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے پیش کیے گئے اقتباسات کے مطالعہ سے قارئین نے جان لیا کہ کیوں دیوبندیوں کے لیے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے اِنکار ضروری ہے۔ اب آیئے دیوبندی علماء کی وہ عبارات ملاحظہ کریں جن میں ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو نامعتبر قرار دے کر جان چھڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔

دیوبندیوں کی طرف سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا انکار:

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق دیوبندی علما کے اقتباسات نقل کرنے سے پہلے یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس کتاب سے انکار کی بنیاد اور منکرین کا زیادہ تر انحصار مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب ''کشفِ حقیقت'' پر ہے۔

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی طرف سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا انکار:

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ''اظہار العیب'' میں ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو ناقابلِ اعتبار قرار دیا ہے۔ اس کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کریں۔

☆ پہلا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کوئی مستند کتاب نہیں، اگر اس کتاب میں درج شدہ باتیں واقعۃً کوئی مکالمہ تھا تو اس پر فریقین کے دستخط ہونے چاہیے تھے''

(اظہار العیب صفحہ ۱۰۰ ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

☆ دوسرا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کوئی مستند اور مصدّقہ کتاب نہیں، یہ ایک غیر مستند کتاب ہے، تو اس پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی سرے سے غلط ہے''

(اظہار العیب صفحہ ۱۰۱ ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

☆ تیسرا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کی حقیقت پہلے بیان ہو چکی ہے، وہ غیر معتبر کتاب ہے، لہٰذا اس پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی درست نہیں ہے''

(اظہار العیب صفحہ ۱۰۱ ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

مولوی حماد دیوبندی کی طرف سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا انکار:

☆ مولوی حماد دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ممکن ہے کہ میثم صاحب جواب میں ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' جیسی جھوٹی کتاب کا حوالہ دیں، تو پیشگی کا جواب حاضر ہے'' مکالمۃُ الصَّدرَین'' سراپا جھوٹ پر مبنی فرضی کتاب ہے، جس کا رد حضرت مدنی کی طرف سے اسی وقت بنام ''کشفِ حقیقت'' کر دیا گیا تھا''

(مجلّہ سیف حق، لاہور صفحہ ۱۴ و ۱۵)

مفتی مجاہد دیوبندی کی طرف سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا انکار:

مفتی مجاہد دیوبندی نے اپنی کتاب ''ہدیہ بریلویت'' میں ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق جواب مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی کتاب ''اظہار العیب'' سے نقل کیا ہے۔ (ذیل میں نقل کیے جانے والے چار اقتباسات میں سے پہلے تین اقتباسات من وعن مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی کتاب ''اظہار العیب'' سے نقل کیے گئے ہیں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق موصوف کا بھی وہی مؤقف ہے جو مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کا ہے۔

☆ پہلا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کوئی مستند کتاب نہیں، اگر اس کتاب میں درج شُدہ باتیں واقعۃً کوئی مکالمہ تھا تو اس پر فریقین کے دستخط ہونے چاہیے تھے''

(ہدیہ بریلویت، صفحہ ۴۶۸ مطبوعہ دار النعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ۱، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

☆ دوسرا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کوئی مستند اور مصدقہ کتاب نہیں، یہ ایک غیر مستند کتاب ہے، تو اس پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی سرے سے غلط ہے''

(ہدیہ بریلویت صفحہ ۴۷۰ مطبوعہ دار النعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ۱، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

☆ تیسرا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کی حقیقت پہلے بیان ہو چکی ہے، وہ غیر معتبر کتاب ہے، لہٰذا اس پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی درست نہیں''

(ہدیہ بریلویت صفحہ ۴۷۲ مطبوعہ دار النعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ۱، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

☆ چوتھا اقتباس:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کی حقیقت واضح کی جا چکی ہے، ایسی غیر مستند کتاب پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی جہالت ہے''

(ہدیہ بریلویت صفحہ ۴۷۴ مطبوعہ دار النعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ۱، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

جواب: ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے منکرین نے اپنے دیوبندی علماء کو جعل ساز مان لیا:

سطورِ بالا میں مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کی مرتّب کردہ کتاب ''مکالمۃُ

الصَّدرَین'' کے بارے میں مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی، مولوی حماد دیوبندی اور مفتی مجاہد دیوبندی کے اقتباسات آپ نے ملاحظہ کیے، جن میں انہوں نے اس کو جھوٹی اور فرضی کتاب قرار دیا ہے، ان منکرین نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے انکار کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب ''کشفِ حقیقت'' پر اعتماد کیا ہے۔ کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو دیوبندیوں کے امام و پیشوا مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے نبیرہ (پوتے) مولوی طاہر قاسمی دیوبندی نے مرتّب کیا ہے، اور دیوبندی مذہب میں شیخ الاسلام سمجھے جانے والے مولوی شبیر عثمانی دیوبندی سمیت کئی دیوبندی علمانے بھی اس کی تائید کی ہے۔ منکرینِ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' نے جھٹ سے یہ تو کہہ دیا کہ یہ کتاب فرضی اور جھوٹی ہے، لیکن یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اس طرح تو اس کے دیوبندی مرتّب اور تائید کنندہ دیوبندی علماء جھوٹے، دجال، جعل ساز اور دھوکے باز ثابت ہوتے ہیں، اسے کہتے ہیں۔ **الفضل ما شهدت به الاعداء۔**

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے مرتّب مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کی توثیق دیوبندی مذہب سے:

جس مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کو دیوبندیوں کی جانب سے جعل ساز قرار دیا جا رہا ہے، اس کے متعلق مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے پڑپوتے اور مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند، مولوی سالم قاسمی دیوبندی نے لکھا ہے:

> ''ہم دست کتاب ''عقائد الاسلام قاسمی'' مفکرِ ملت حضرت مولانا محمد طاہر صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ (نبیرہ) حجۃ اللہ فی الارض شیخ الاسلام حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ،

برادرِ خورد حضرت حکیم الاسلام مدظلہ کی ایک کامیاب ترین تصنیف، اور مسلمانوں کے ہر طبقہ کے فکر و ذہن کی رعایت کے ساتھ اسلامی عقائد کی اشاعت کے بارے میں ایک انوکھا اور کامیاب تجربہ تھا۔ یہ کتاب حضرت مصنف کی آخری تصنیف ہے، اور اس کا پہلا ایڈیشن ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء کی صبح کو اس وقت پہنچا کہ جب حضرت مصنّف سفرِ آخرت فرما چکے تھے اور تجہیز و تکفین کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ حضرت مولانا محمد طاہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم و بصیرت میں قاسمی روایات کے حامل تھے، اس ذوقِ بصیرت پر بطور شاہدِ عدل آپ کی متعدد نادر تصانیف ہیں۔ موضوعات کی ندرت مصنف کی جدّت طراز طبیعت اور وسعتِ مطالعہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ آپ کی تصانیف میں ''عقائد الاسلام''، ''حقیقتِ سحر''، ''النحر فی الاسلام''، ''التعوذ فی الاسلام''، ''تفسیر تقریر القرآن''، ''تجلیاتِ کعبہ'' کامیاب تصانیف شمار کی جاتی ہیں۔ موصوف اپنی ذاتی ذکاوت اور ذہانت کے لحاظ سے معاصرین میں غیر معمولی امتیاز کے مالک تھے۔ اکابر و اسلافِ کرام سے ربطِ عقیدت جذبِ اندروں کی کیفیت اختیار کیے ہوئے تھی، اسلاف کی عظمتوں پر ناواجب حرف گیری مولانائے مرحوم کے لیے ناقابلِ تحمل تھی۔ زبان و قلم سے اس کا دفاع کرتے ہیں کبھی مداہنت نہیں برتی۔ صاف گوئی اور صاف طبعی آپ کا امتیازی جوہر تھا۔ دارالعلوم دیوبند اور اس کی تاریخ سے

موصوف کی قلبی وابستگی بذاتِ خود ایک تاریخی چیز تھی، مختلف حیثیات سے دارالعلوم دیوبند کی زندگی بھر خدمت انجام دیتے رہے، قاسمی رنگ وروایات کی برقراری کے لیے حضرت موصوف کی مسلسل جدوجہد ایک دور میں ان کے حق میں ان کا سب سے بڑا جرم بن گئی۔ جس کی پاداش میں مسلسل چودہ سال آپ کو اس علمی وطن سے جلاوطن ہونا پڑا، آخیر لمحاتِ حیات میں اس جذبۂ صادق نے پھر یاوری کی اور دارالعلوم سے باضابطہ وابستگی میسر آگئی جو آخرت تک قائم رہی۔ بالآخر ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء (۱۴ محرم ۱۳۷۲ھ) خانوادۂ قاسمی کو آپ نے داغِ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ خصوصی اور عمومی افادیت کے اعتبار سے ''عقائد الاسلام قاسمی'' اسلامی معاشرہ کی ایک بڑی اور اہم ضرورت کو بہتر انداز میں پورا کرتی ہے اور اسی کے ساتھ یہ حضرت موصوف کی آخری یادگار بھی ہے۔ ادارہ بصد خلوص اس علمی اور دینی ذخیرے کو نذرِ قارئین کر کے حضرت موصوف مصنّف کے حق میں دعائے مغفرت اور ترقی درجات کی قارئین سے بصد خلوص استدعا کرتا ہے۔ محمد سالم القاسمی، ناظم ادارہ تاج المعارف، دیوبند، یوم الخمیس ۲۹ شوال ۱۳۸۱ھ مطابق ۵ اپریل ۱۹۶۲ء''۔

(عقائد اسلام صفحہ ۳،۴ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی، لاہور)

قارئین! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مولوی سالم قاسمی دیوبندی نے اپنی اس تحریر میں مولوی

طاہر قاسمی دیوبندی کی بھرپور تعریف وتوثیق کی ہے اور لکھا ہے کہ ''صاف گوئی اور صاف طبعی آپ کا امتیازی جوہر تھا''۔ لیکن دوسری طرف مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی، مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی، مولوی حماد دیوبندی اور مفتی مجاہد دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو جعلی قرار دے کر مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کو جعلساز بنادیا۔

کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق منکرین کا پیش کیا گیا ایک مغالطہ:

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب ''کشفِ حقیقت'' سے یہ اعتراض نقل کیا ہے کہ:

''حضرت علامہ عثمانی کا اس پر دستخط نہ کرنا ہی اس چیز کی دلیل ہے کہ یہ رسالہ اُن کا مصدّقہ نہیں بلکہ مخالفین نے ان بزرگوں کے درمیان مزید بُعد پیدا کرنے کے لیے اس کی نسبت حضرت کی طرف کر دی''

(اظہار العیب صفحہ ۱۰۱ ناشر مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

مغالطہ کا جواب:

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی اور دیگر منکرین کے اس اعتراض کا جواب پیش ہے۔

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے حرف حرف کی سچائی پر دیوبندیوں کے مزعومہ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی کی طرف سے دیوبندی مزعومہ شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کو مباہلے کا چیلنج:

(۱) مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی

صاحب کے متعلق لکھا ہے:

''وہ اپنی تقریروں میں برابر اس مجموعہ دجل وفریب پر فخر کرتے لوگوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دیتے ہوئے مباہلہ تک کا اعلان کرتے ہیں۔''

(کشف حقیقت صفحہ ۵ طابع وناشر محمد وحید الدین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)

(۲) اسی کتاب میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی صاحب کے متعلق مزید لکھا کہ انہوں نے ایک جلسہ میں کہا:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کا ایک ایک حرف صحیح ہے اگر مولانا مدنی اس سے انکار کریں تو میں ان سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔''

(کشف حقیقت صفحہ ۳۹ طابع وناشر محمد وحید الدین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)

(۳) مولوی حسین احمد مدنی نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی چیلنج مباہلہ کے متعلق اسی کتاب میں ایک اور جگہ لکھا ہے:

''حضرت مولانا عثمانی نے علمی وقار کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے افترا پرداز مرتّب کی حمایت میں اپنی تقریروں کے اندر مباہلہ کا چیلنج دینا شروع کردیا۔''

(کشف حقیقت صفحہ ۸۱ طابع وناشر محمد وحید الدین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)

قارئینِ کرام! ''منکرینِ مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی ذکر کردہ کتاب ''کشفِ حقیقت'' سے ہی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی توثیق کے متعلق تین اِقتباسات پیش کردیے ہیں، جن سے یہ ثابت ہوگیا کہ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی (جو کہ اس مکالمہ میں اپنے گروہ کے متکلم تھے) کے نزدیک ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا حرف حرف صحیح ہے، اس سے یہ بھی معلوم

ہوا کہ اس کو جھوٹا کہنے والے خود جھوٹے ہیں، اب دیوبندیوں کو یہ فیصلہ کو کرنا ہے کہ ان کے مزعومہ دیوبندی شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی صاحب اور مزعومہ دیوبندی شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی میں سے کون جھوٹا ہے؟۔

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کی خیانت:

اپنی دیگر تحریرات کی طرح یہاں بھی مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے دجل و فریب سے کام لیا ہے کیونکہ گکھڑوی صاحب نے مولوی حسین احمد مدنی کی کتاب ''کشفِ حقیقت'' کے صفحہ ۴، ۸، ۹، ۱۰ کے اقتباسات ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی تردید میں نقل کردیے ہیں، لیکن انہوں نے اپنے ذکر کردہ صفحہ ۴ کے ساتھ اسی کتاب (کشفِ حقیقت) کے صفحہ ۵، صفحہ ۳۹ اور صفحہ ۸۱ پر درج وہ اقتباسات نقل نہیں کیے جن میں ان کے مزعومہ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی دیوبندی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے حرف حرف کی سچائی پر مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں، ان اقتباسات کو نقل نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اگر گکھڑوی صاحب ان کو نقل کر دیتے تو پھر یہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق مغالطہ نہیں دے سکتے تھے، یہ ہے دیوبندیوں کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی کی علمی خیانت۔

دیوبندیوں کے لیے ایک اُلجھن:

میں یہاں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی اسلم زاہد دیوبندی نے مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کا ایک واقعہ اپنی کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ درج کیا ہے:

''ایک مرتبہ حضرت رحمہ اللّٰہ تالاب والی مسجد کھروڑپکا میں بیان فرما رہے تھے کہ ایک غیر مقلد آیا اور کہنے لگا کہ ہم مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا رسول پاک صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے

کافروں سے مباہلہ کیا تھا۔اب آپ بھی اپنے کفر کا اعلان کر دیں میں مباہلہ کے لیے تیار ہوں''۔

(علمی مجالس،صفحہ ۲۳۰ مطبوعہ النعمان اکیڈمی،لاہور۔مرتب مولوی اسلم زاہد دیوبندی)

دیوبندیوں سے وضاحت مطلوب ہے کہ آپ کے مولوی شبیر عثمانی دیوبندی صاحب، اپنے مقابل مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کو مباہلہ کا چیلنج مسلمان سمجھ کر دیتے تھے یا کافر سمجھ کر؟ اگر آپ کہیں کہ مسلمان سمجھ کر دیتے تھے تو امین اوکاڑوی دیوبندی کی طرف سے غیر مقلد کو دیا گیا مذکورہ بالا جواب غلط اور گلوخلاصی کا طریقہ قرار پاتا ہے۔اور اگر آپ کہیں کہ مولوی امین اوکاڑوی دیوبندی کا جواب درست ہے، تو اس سے لازم آتا ہے کہ شبیر عثمانی دیوبندی اپنے مخالف دیوبندی علماء کو کافر سمجھ کر مباہلے کا چیلنج دیتے تھے۔ بتائیے ان میں سے کون سی بات درست ہے؟۔

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب کے اعتراض کا الزامی جواب:

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' میں فریقین کے دستخط نہ ہونے کی وجہ سے اسے ناقابلِ اعتبار ٹھہرانے والے گکھڑوی صاحب تو اس جہان سے آنجہانی ہو چکے ہیں، بلکہ ''تقویۃ الایمان'' کے انداز میں یوں کہنا چاہیے کہ مر کر مٹی میں مل چکے ہیں، لہٰذا ان کے چاہنے والے مولوی حماد دیوبندی اور مفتی مجاہد دیوبندی اس بات کا جواب دیں کہ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے ''مطالعہ بریلویت'' (مطبوعہ دارالمعارف، اردو بازار، لاہور) کی جلد 5 کے صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۷ تک ایک طالب علم کے ساتھ اپنا مکالمہ نقل کیا ہے۔اس مکالمے کو دورِ حاضر کے مشہور دیوبندی سارق الکُتُب مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے بھی اپنی کتاب ''فرقۂ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' طبع اوّل (مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، ۸۷۔جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا) کے صفحہ ۲۳۵ تا ۲۴۶ تک نقل کیا ہے۔''مکالمۃُ الصَّدرَین'' پر فریقین کے دستخط نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ناقابلِ اعتماد کہنے والے دیوبندیوں سے میرا یہ سوال ہے کہ مندرجہ بالا دونوں کُتُب میں درج مکالمہ پر مکالمہ میں شریک اس طالب علم کے دستخط نہ ہونے کے باوجود اس کو ''مطالعۂ بریلویت'' اور ''فرقۂ بریلویت'' نامی کُتُب میں کیوں درج کیا گیا ہے؟ اس مکالمہ کو دوسرے فریق کے دستخط کے بغیر اپنی کتاب میں درج کرتے وقت آپ کے اپنے مزعومہ شیخ العرب والعجم مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کا بیان کردہ یہ اُصول کہاں گیا جس میں وہ لکھتے ہیں:

''کچھ عرصہ بعد یہ رسالہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین شائع کر دیا گیا جس میں نہ فریقین کے دستخط ہیں نہ فریق ثانی (اراکین جمعیۃ) کو کوئی خبر دی گئی

نہ ان میں سے کسی کی تصدیق کرائی گئی۔''

(کشف حقیقت صفحہ 8 طابع وناشر محمد وحید الدین قاسمی، دفتر جمعیۃ علماء ہند، دہلی)

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''کیا اسلامی اخلاق بلکہ عام اخلاقی نقطۂ نظر سے یہ ضروری نہیں تھا کہ اگر ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے واقعات قطعاً صحیح اور درست تھے تو قبل از طباعت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کو (جو کہ مولانا عثمانی کے شاگرد ہیں) یا مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب کو (جو کہ مولانا عثمانی کے شاگرد اور بھتیجے بھی ہیں) دکھلا لیا جاتا بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ جب تک تمام حاضرین کے دستخط نہ ہو جاتے اس وقت تک شائع نہ ہوتا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ سانچ کو آنچ نہیں ہے۔''

(کشف حقیقت صفحہ 83 طابع وناشر محمد وحید الدین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)

دیوبندیوں سے میرا سوال ہے کہ ''فریقین کے دستخط والا اُصول'' صرف ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' تک ہی کیوں محدود تھا؟ آپ کے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی وغیرہما نے ''اسلامی اخلاق'' کی پابندی کیوں نہیں کی؟ اور بالخصوص آپ جناب مولوی حماد دیوبندی بھی اپنے مجلّہ ''راہِ سنت، لاہور'' میں اہلِ سنت کے ساتھ ہونے والے مناظروں میں (فریقین کے دستخط کے بغیر ہی) خودساختہ فتوحات کے متعدد بلند بانگ دعوے شائع کر چکے ہیں، لیکن وہاں بھی آپ کی صداقت پر فریقِ مخالف کے تصدیقی دستخط موجود نہیں، بتائیے اس وقت اپنے اس اُصول کی خلاف ورزی کیوں کی جاتی ہے؟

قارئینِ کرام! اصل بات یہی ہے کہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' دیوبندیوں کے گلے

میں کانٹے کی طرح پھنس چکی ہے، جس کی وجہ سے دیوبندیوں نے اس کتاب سے جان چھڑوانے کے لیے یہ حیلے تراشے ہیں۔

تقریظ لکھنے والے کتاب کے مندرجات کے ذمہ دار ہوتے ہیں: مولوی ابوایوب دیوبندی

آنے والے صفحات میں دیوبندی فرقہ کے مفتی اعظم تقی عثمانی دیوبندی کی دو تقاریظ، جو مولوی انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی کی دو کُتُب ''حیاتِ عثمانی'' اور ''کمالاتِ عثمانی المعروف تجلیاتِ عثمانی'' پر لکھی گئی ہیں پیش کی جائیں گی، اس کے علاوہ مفتی عبدالشکور ترمذی دیوبندی کی مولوی حافظ محمد اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب ''تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدین'' پر لکھی گئی تقریظ بھی پیش کی جائے گی، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں دیوبندی مقرظین کے نزدیک بھی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' دیوبندی مذہب کی مستند و معتمد کتاب ہے۔ اس استدلال کی وجہ کچھ یوں ہے کہ تقریظ کے متعلق ''دیوبندی فرقہ کے مزعومہ مناظر'' مولوی ابوایوب دیوبندی کی دو کُتُب کے کم از کم تین اقتباسات سے واضح طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی بھی کتاب پر تقریظ لکھنے والا اس کتاب کے مندرجات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

پہلا اقتباس:

☆ مولوی ابوایوب دیوبندی نے علامہ غلام نصیر الدین سیالوی اور ان کے والد علامہ اشرف سیالوی کے متعلق لکھا ہے:

''اس کی کتاب ''عباراتِ اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' پر اس کی تقریظ ہے، لہٰذا ہم صرف اسی کو پیش کریں گے تو باپ بیٹا دونوں کی حجامت

ہو جائے گی''

(دفاعِ ختمِ نبوت اور صاحبِ تحذیر النّاس، صفحہ۲۰، مطبوعہ دار النعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعتِ اوّل: اکتوبر۲۰۱۵ء)

اس اقتباس میں مولوی ابوایوب دیوبندی نے واضح طور پر کہا ہے کہ کتاب ''عباراتِ اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' کے مؤلّف اور اس پر تقریظ لکھنے والے دونوں ہی اس کے مندرجات کے ذمہ دار ہیں۔

دوسرا اقتباس:

☆ چالیس سال سے قبل نبوت کے اِثبات پر لکھی گئی کُتُب کے مؤلّفین کا ذکر کر کے مولوی ابوایوب دیوبندی نے لکھا ہے:

''ان کتابوں میں کئی بریلوی علماء کی تصدیقات ہیں، تو یہ سارے منکرِ ختمِ نبوت ہوئے''

(دفاعِ ختمِ نبوت اور صاحبِ تحذیر النّاس، صفحہ۹۰، مطبوعہ دار النعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعتِ اوّل: اکتوبر۲۰۱۵ء)

مولوی ابوایوب دیوبندی کے اس اقتباس سے بھی یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ کتاب کے مؤلّف اور اس پر تقریظ لکھنے والے دونوں ہی کتاب کے مندرجات کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

تیسرا اقتباس:

☆ مولوی ابوایوب دیوبندی نے اپنی ایک اور کتاب میں لکھا ہے:

''یعنی بدایونی صاحب نے نسب پر حملہ کیا اور تقریظ لکھنے والوں نے اس کی تصدیق اور تائید فرمائی''

(دست وگریبان، جلد۲، صفحہ۲۰۷، ۲۰۸، مطبوعہ دار النعیم، عمر ٹاور، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ اشاعتِ اوّل: مئی۲۰۱۴ء)

اس اقتباس میں بھی مولوی ابوایوب دیوبندی نے کتاب پر تقریظ لکھنے والوں کو کتاب کے مندرجات کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ تقریظ کے متعلق یہ وضاحت ذہن میں رکھتے ہوئے آگے چلیے۔

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی توثیق مفتی تقی عثمانی دیوبندی اور مولوی انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی کے قلم سے:

☆ مولوی انوار الحسن شیرکوٹی، فاضلِ دیوبند کی کتاب ''حیاتِ عثمانی'' کراچی سے دیوبندی فرقہ کے مفتیٔ اعظم مفتی تقی عثمانی نے اپنی کوشش سے شائع کروائی، اس کتاب کے متعلق مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ان شاء اللّٰہ یہ کتاب اپنی موجودہ صورت میں بھی نہایت مفید اور آئندہ ہماری تاریخ کے طالب علموں اور محققین کے لیے بہترین رہنما ثابت ہو گی اور اس سے نہ صرف حضرت علامہ عثمانی کے حالاتِ زندگی معلوم ہوں گے بلکہ قیامِ پاکستان سے پہلے مسلمانوں کی بہت سی ایسی تنظیموں اور تحریکات کے بارے میں مستند معلومات بھی حاصل ہو سکیں گی جن کے حالات پردۂ خفاء میں ہیں، اس وقت اس احساس سے دل مغموم ہے کہ فاضل مصنف کی یہ کتاب اُن کی حیات میں شائع نہ ہو سکی، تاہم یہ ان شاء اللّٰہ اُن کے لیے ذخیرۂ آخرت اور صدقۂ جاریہ ثابت ہو گی، اللہ تعالیٰ اُن کو اور صاحبِ سوانح کو جنت الفردوس

میں درجاتِ عالیہ عطا فرمائیں اور ہمیں اُن کے فیوض سے مستفید ہونے کی توفیق بخشیں، آمین۔ میں جناب مولانا اشفاق احمد صاحب قاسمی گیاوی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی ترتیب اور تصحیح کے لیے اپنی قابلِ قدر کوشش سے اس کتاب کو لائقِ اشاعت بنایا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔''

(حیات عثمانی، صفحہ ۱۹، پیش لفظ، مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴)

اب ذیل میں ''مکالمۃ الصّدرین'' کی توثیق کے متعلق حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

''مکالمۃ الصّدرین'' مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی تصحیح کے بعد شائع ہوئی:

☆ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے ''کشفِ حقیقت'' میں لکھا کہ ''مکالمۃ الصّدرین'' پر مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے تائید دستخط نہیں کیے اس لیے یہ قابلِ اعتبار نہیں'' حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ کتاب مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی تصحیح کے بعد شائع ہوئی تھی۔ اس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کریں۔

☆ ''مکالمۃ الصّدرین'' کے آخر میں اس مرتّب مولوی طاہر قاسمی دیوبندی نے لکھا ہے:

''یہ مکالمہ مصدّقہ ومُرَمَّمہ ((اصلاح کردہ)) علامہ عثمانی ہے''

(مکالمۃ الصّدرین صفحہ ۳۱ مطبوعہ دار الاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

☆ اس کے بعد ''آخری گذارش'' کے عنوان کے تحت مزید لکھا ہے:

''علامہ عثمانی نے جس طرح گفتگو نقل فرمائی اُسی طرح قلمبند کر لی گئی اور مزید احتیاط یہ کی گئی کہ مسودہ صاف کر کے حضرت علامہ کو دِکھلا لیا

گیا، حضرت علامہ نے کہیں کہیں اس میں ترمیم واصلاح بھی فرمائی، لہٰذا یہ مکالمہ اب حضرت علامہ کا مصدّقہ مکالمہ ہے، جو بغرض افادۂ عوام شائع کیا جارہا ہے''

(مکالمۃ الصّدرین صفحہ ۳۲ مطبوعہ دار الاشاعت دیوبند، ضلع سہارنپور)

☆ مولوی انوار الحسن شیرکوٹی دیوبندی نے مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کا ''مکالمۃ الصّدرین'' کے متعلق یہ بیان اپنی کتاب میں درج کیا ہے:

''احقر نے مزید احتیاط یہ کی کہ حضرت علامہ عثمانی کو یہ مکالمہ قلمبند کر کے حرفاً حرفاً دکھلا دیا اور حضرت ممدوح نے جہاں جہاں ترمیم یا اضافہ کی ضرورت سمجھی وہ فرمادیا۔'' (پیش لفظ مکالمہ ص ۴، ۵)''

(کمالات عثمانی المعروف بہ تجلیات عثمانی صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

ضروری نوٹ: ''کمالاتِ عثمانی المعروف تجلیاتِ عثمانی'' بھی مفتی تقی عثمانی دیوبندی کی مصدّقہ ہے۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

☆ مولوی انوار الحسن شیرکوٹی نے ''مکالمۃ الصّدرین'' کے متعلق اپنا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''بندہ اس وقت کپورتھلے کے کالج میں بحیثیت پروفیسر مقیم تھا اور دسمبر ۱۹۴۵ء کی ۲۳ تاریخ کو کرسمس کی تعطیل میں شیرکوٹ ضلع بجنور اپنے وطن جاتے ہوئے دیوبند پہنچا، ۲۴ دسمبر کو صبح ۹ بجے علامہ عثمانی سے ملا، آپ اُس وقت اپنے نئے مکان مین تشریف فرما تھے اور بالا خانے پر اپنے کُتب خانے میں بیٹھے ہوئے تھے، بڑے تپاک سے مجھے خوش آمدید کہا، مزاج پُرسی کے بعد اِدھر اُدھر کی باتیں ہوئیں اور بعد ازاں

ڈاک آگئی، بہت سے خطوط تھے، بعض خطوط کے مضامین پڑھ کر بھی سنائے، ایک خط مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے طلبہ کا بھی تھا، جس میں تحریر تھا کہ اگر مسلم لیگ میں آپ کی شرکت کے باعث مخالفین سے آپ کو خطرہ ہو تو ہم آپ کے دولت خانے پر حاضر ہو کر آپ کے پسینے کی جگہ اپنا خون بہانے کے لیے تیار ہیں، علامہ مرحوم خطوط کے مضامین پڑھ کر سناتے جاتے تھے، یہاں تک کہ مولانا محمد طاہر صاحب کا مرتّب کردہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا مضمون آپ نے ملاحظہ فرمایا اور جہاں کہیں ترمیم کی ضرورت پڑی اس میں آپ نے میرے سامنے ترمیم فرمائی۔'' (حیات عثمانی صفحہ ۴۸۰ مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

☆ یہی بات مولوی انوارُالحسن شیرکوٹی دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق اپنی کتاب ''خطباتِ عثمانی'' میں بھی لکھی ہے:

''یہ ناچیز انوارالحسن جامع خطبات ۲۴ دسمبر ۱۹۴۵ء کو دسمبر کی تعطیل میں جب کپورتھلہ سے شیرکوٹ روانہ ہوا تو دیوبند اُترا، اور علامہ عثمانی سے مِلا، تو آپ اس مکالمے پر نظرِ ثانی فرما رہے تھے، میں نے اس وقت اس کے مسوّدے کو علامہ سے لے کر پڑھا تھا''

(خطباتِ عثمانی، صفحہ ۱۰۹، مطبوعہ نذر سنز، ۲۲۱ سرکلر روڈ، لاہور، اشاعتِ اوّل اپریل ۱۹۷۲ء، ایضاً صفحہ ۱۵۵، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی سیاسی بصیرت کے طور پر پیش کرنے والے دیوبندی علما:

مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی کا ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' پر اعتماد:

مفتی مجاہد دیوبندی کا ایک اقتباس اس مقالہ کے شروع میں نقل کیا تھا جس میں موصوف نے لکھا تھا:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کی حقیقت واضح کی جا چکی ہے، ایسی غیر مستند کتاب پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی جہالت ہے''

(ہدیہ بریلویت، صفحہ ۴۷۴، مطبوعہ دارالنعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ۱، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

اب دیکھتے جائیے کہ اس اقتباس کے مطابق کون کون سے دیوبندی مولوی جاہل قرار پاتے ہیں۔

☆ مولوی انوارالحسن شیرکوٹی فاضل دیوبند نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے بارے میں لکھا ہے:

''یہ مکالمہ جو ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے نام سے چھپا اور مولانا محمد طاہر صاحب نے مرتّب کیا، اہلِ بصیرت کے لیے سیاسیاتِ مِلّی کا بہترین ذخیرہ ہے اور اس میں اس دور کی سیاست کی روح موجود ہے۔'' (حیات عثمانی صفحہ ۴۹۱ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

اس کے بعد مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے کچھ اقتباسات بھی نقل کیے ہیں جن کو طوالت کی وجہ سے نقل نہیں کیا گیا۔

☆ مذکورہ اقتباسات کے علاوہ اسی کتاب ''حیاتِ عثمانی'' کے صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹ پر بھی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

دیوبندی بتائیں کہ کیا جھوٹی اور فرضی کتاب کو مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی

سیاسی بصیرت کے لیے پیش کیا جا رہا ہے؟ کیا جھوٹی اور فرضی کتاب کی وجہ سے عثمانی صاحب مباہلہ کا چیلنج دے رہے تھے؟

☆ مولوی انوار الحسن شیر کوٹی، فاضلِ دیو بند کی ایک اور کتاب ’’کمالاتِ عثمانی المعروف تجلیاتِ عثمانی‘‘ کے متعلق دیو بندی مفتیٔ اعظم تقی عثمانی نے لکھا ہے:

’’اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ مولانا انوار الحسن صاحب شیر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے کہ انہوں نے ناقدری کے اس ماحول میں حضرت علامہ عثمانی کی شخصیت اور ان کے کارناموں کو اپنی تحقیق کا موضوع بنا کر ان کی خدمات کو اجاگر کرنے کا فرضِ کفایہ بڑی محنت، عرق ریزی اور والہانہ محبت کے ساتھ انجام دیا۔ انہوں نے پہلے ’’تجلیاتِ عثمانی‘‘ کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھ کر اس میں حضرت علامہ کی علمی خدمات کا مبسوط تعارف کرایا، اور ان کی تحقیقات پر مفصل تبصرہ کیا، پھر ’’انوارِ عثمانی‘‘ کے نام سے حضرت علامہ کے نادر علمی اور سیاسی مکاتیب اور ان کے اہم خطبات کا ایک اہم مجموعہ تیار فرمایا، یہ دونوں کتابیں مصنّف کی حیات ہی میں شائع ہو کر خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔‘‘

(کمالات عثمانی المعروف بہ تجلیات عثمانی صفحہ ۲۶ پیش لفظ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

’’حیاتِ عثمانی‘‘ کی طرح ’’تجلیاتِ عثمانی‘‘ کو بھی دیو بندی فرقہ کے مفتیٔ اعظم تقی عثمانی صاحب کی تائید حاصل ہے۔

اب ’’کمالاتِ عثمانی المعروف بہ تجلیات عثمانی‘‘ کے وہ اقتباسات

ملاحظہ کیجیے جن میں مولوی انوار الحسن شیر کوٹی، فاضلِ دیو بند نے ’’مکالمۃُ الصَّدرَین‘‘ کو مولوی شبیر عثمانی دیو بندی کی سیاسی مہارت کے طور پر پیش کیا ہے:

☆ ’’مکالمۃُ الصَّدرَین، یکم محرم ۱۳۶۵ھ/ ۷ دسمبر ۱۹۴۵: یہ وہ معرکۃ الآراء مکالمہ ہے جو علامہ عثمانی اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی و دیگر اکابرِ جمعیۃ العلماء ہند یعنی مفتی کفایت اللہ صاحب، مولانا احمد سعید صاحب، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب وغیرہم کے درمیان یکم محرم ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو بمقام دیو بند مولانا عثمانی کے مکان ’’بیت الفضل‘‘ پر تقریباً سوا تین گھنٹے رہا تھا، جس میں مولانا عثمانی نے مسلم لیگ کی موافقت اور وفد جمعیت نے کانگریس کی تائید میں اپنے اپنے نظریات پیش کیے تھے۔‘‘

(کمالات عثمانی المعروف بہ تجلیات عثمانی صفحہ ۹۹ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

☆ ’’اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ مکالمہ سیاسیاتِ عثمانی اور ان کے علم و فضل اور حاضر جوابی کا بہترین مرقع ہے‘‘۔

(کمالات عثمانی المعروف بہ تجلیات عثمانی صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان)

☆ ’’مکالمہ صدرین سے مراد دو صدروں کا باہمی کلام کرنا ہے، غالباً اس لیے کہ مولانا عثمانی دار العلوم دیو بند کے صدر مہتمم رہے ہیں، اور مولانا مدنی صدر مدرس تھے اور اب بھی ہیں، یہ مکالمہ حقیقت میں علامہ کی سیاسی قابلیت کا بہترین آئینہ دار ہے، متحدہ ہندوستان کے جس تعلیم یافتہ شخص نے اس کو پڑھا بے ساختہ مولانا عثمانی کی سیاست کا لوہا مان گیا۔ اس مکالمہ کے پڑھنے سے صحیح معنی میں پاکستان کے

نظریے اوراس کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے،ایک بے لاگ تبصرہ کرنے والے انسان کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ حضرت عثمانی کے زبردست دلائل اورٹھوس اُصول اور پاکستان کے تجزیہ کے مقابلہ میں جمعیۃ العلماء کا فارمولا دب کررہ گیا ہے''

(کمالات عثمانی المعروف تجلیات عثمانی صفحہ۶۲۳ ناشرادارہ تالیفات اشرفیہ،فوارہ چوک،ملتان)

☆''سیاسی مہارت''مکالمۃ الصدرین''میں خاص طور پراُبھری نظر آتی ہے۔''

(کمالات عثمانی المعروف تجلیات عثمانی ناشرادارہ تالیفات اشرفیہ،چوک فوارہ،ملتان)

☆اپنی کتاب''حیات عثمانی''میں بھی مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی نے مولوی شبیرعثمانی دیوبندی کے متعلق لکھا ہے:

''علامہ نے جمعیۃ العلمائے ہند میں رہ کر ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۵ء تک خاصی خدمات انجام دی ہیں، جن کا اظہار انہوں نے ''مکالمۃ الصّدرَین''میں پوری شدّت سے کیا ہے۔''

(حیات عثمانی صفحہ۲۱۵دارالعلوم کراچی)

☆مولوی انوارالحسن شیرکوٹی،فاضلِ دیوبندنے اپنی مرتبہ ایک اورکتاب''خطباتِ عثمانی''میں بھی''مکالمۃ الصّدرَین'' کوشامل کیا ہے،''مکالمۃ الصّدرَین'' کی بھرپور تائیدوتصدیق کرتے ہوئے اس کے شروع میں ایک مختصرنوٹ لکھا ہے،اس کا متعلقہ حصہ ملاحظہ کریں:

''مکالمۃ الصّدرَین:وہ معرکہ آراگفت وشنید جویکم محرم ۱۳۶۵ھ مطابق ۷دسمبر ۱۹۴۵ء کوحالاتِ حاضرہ پربہ مقام دیوبندجانشینِ قاسمی وجانشینِ شیخ الہندامام المفسرین والمحدثین والمتکلمین شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا شبیراحمد

صاحب عثمانی،صدرکُل ہندجمعیۃ العلمائے اسلام اوروفداکابرِ جمعیۃ العلماء ہند،دہلی کے درمیان بروزجمعہ برمکان علامہ مرحوم تقریباً سواتین گھنٹے جاری رہی۔جس سے دونوں جماعتوں کے رجحاناتِ قلبی ومضمراتِ باطنی پوری طرح ایک دوسرے کے سامنے آگئے،اورمتلاشی حق کے لیے جس گفت وشنید نے بہت سی سہولتیں پیدا کردیں اورجس سے نظریہ پاکستان کی صحیح تصویراورحقیقی شکل آنکھوں کے سامنے پھرجاتی ہے اورواضح ہوجاتا ہے کہ عوام مسلمانوں کے لیے مسلم لیگ اورپاکستان کاراستہ صاف اورسیدھا ہے یا کانگریس کا''

(خطباتِ عثمانی،صفحہ۹۰،مطبوعہ نذرسنز،۲۲۱۔سرکلرروڈ،لاہور،اشاعتِ اوّل اپریل ۱۹۷۲ء۔ایضاً صفحہ۱۳۲،مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

☆مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی نے''مکالمۃ الصّدرَین'' کوشامل کرنے کے بعداس کے آخرمیں مزیدوضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مکالمۃ الصّدرَین آپ نے پڑھ لیا،اب آپ خودہی فیصلہ کرلیجیے کہ مکالمے کے افراد میں ہرہرفرد کے کلام میں سے کس کی گفتگواورکس کے سوالات و اعتراضات اور جوابات میں وزن زیادہ ہے اور ہمارے نزدیک اس مکالمے میں علامہ شبیراحمد صاحب عثمانی کے دلائل اور جوابات میں جواستدلالی قوت ہے وہ اورکسی کی گفتگو میں نہیں، جتنے خدشات پاکستان کے بارے میں اکابرجمعیۃ علمائے ہندکی زبان پرآئے ان کے جس قدرمناسب،مدلّل،ٹھوس اورموزوں جوابات علامہ عثمانی نے دیئے وہ ان کی کلامی قوتوں اورسیاسی بصیرتوں کے آئینہ دار ہیں اس مکالمے کوپڑھ کربہت سے سیاستدانوں اورغیرسیاسی

لوگوں نے ہندوستان کی سیاسی صورتِ حال ، جمعیۃ علمائے ہند کے فارمولے اور پاکستان کے نظریۂ آزادی کی حقیقت سے صحیح معنی میں واقفیت حاصل کر کے مسلم لیگ کی تائید میں شفائے قلبی اور دلی اطمینان کے ساتھ شمولیت اختیار کی''۔

(خطباتِ عثمانی، صفحہ ۱۰۹، مطبوعہ نذر سنز، ۲۲۱ سرکلر روڈ، لاہور، اشاعتِ اوّل اپریل ۱۹۷۲ء، ایضاً صفحہ ۱۵۵، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی کا یہ تبصرہ ڈاکٹر محمد میاں دیوبندی نے اپنی کتاب ''سیاسی مکتوبات'' کے صفحہ ۱۰۰ (مطبوعہ المصباح ناشران قرآن وکُتُب اسلامی، ۱۶۔ اُردو بازار، لاہور) پر بھی نقل کیا ہے۔

حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب پر مولوی عبدالشکور ترمذی دیوبندی کا اعتماد:

حافظ محمد اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب ''تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدین'' سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی توثیق نقل کرنے سے پہلے اس کتاب پر مولوی عبدالشکور ترمذی دیوبندی کے لکھے گئے پیشِ لفظ کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں، جس میں اس کتاب کے متعلق لکھا ہے:

''ہمارے عزیز مکرم حافظ محمد اکبر شاہ بخاری سلّمہ نے اس سلسلے میں ''تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدین'' کے عنوان سے یہ زیرِ نظر کتاب مرتّب کی ہے جو آج کے دَور میں ایک عظیم کارنامہ ہے، عزیز موصوف کو حق تعالیٰ نے سیرت نگاری اور سوانح حیات کے لکھنے کا خصوصی

ذوق اور ملکہ عطا فرمایا ہے، دراصل حافظ صاحب سلّمہ نے اکابر علماء ومشائخ کے حالات وخدمات سے نئی نسل کو روشناس کرانے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور اس سلسلہ میں ان کی متعدّد تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں، زیرِ نظر کتاب ''تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدین'' بھی ان کی قابلِ قدر تصنیف ہے، جو تحریکِ آزادی کے چالیس نامور علماء ومشائخ کے ناقابلِ فراموش کارناموں پر مشتمل ایک عظیم معلوماتی ذخیرہ ہے، حق تعالیٰ حافظ صاحب سلمہ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائیں اور اسے نافع ومفید فرمائیں، آمین۔''

(تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدین، پیشِ لفظ، صفحہ ۱۴، طیب اکیڈمی، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)

قارئین! حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب کے متعلق مولوی عبدالشکور ترمذی دیوبندی صاحب کے تاثرات آپ نے ملاحظہ کیے۔ تقریظ کے متعلق جو وضاحت میں پہلے کر آیا ہوں اسے ذہن میں لے آیئے، اس تقریظ سے ثابت ہوا کہ مفتی عبدالشکور دیوبندی کے نزدیک حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کی کتاب کے مندرجات درست ہیں۔

حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی اور مفتی عبدالشکور دیوبندی کا ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' پر اعتماد:

☆ اب آیئے اور ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی توثیق حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے، جس میں انہوں نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین مرتّبہ مولانا محمد طاہر قاسمی'' کی سرخی دے کر اسکے تحت لکھا ہے:

''علماء کے ایک وفد نے حضرت علامہ عثمانی سے ملاقات کی، جس کی

قیادت مولانا مدنی فرما رہے تھے، ان حضرات سے علامہ عثمانی کی جو گفتگو ہوئی اس گفتگو کو ہم اختصاراً پیش کرتے ہیں، اسے پڑھ کر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں جماعتوں کے سربراہوں میں سے کس کے کلام میں زیادہ وزن اور زور ہے۔''

(تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدین صفحہ ۴۴۴ مرتّب حافظ محمد اکبر شاہ بخاری، ناشر طیب اکیڈمی، بیرونِ بوہڑ گیٹ، ملتان)

حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو مولوی شبیر احمد عثمانی کی سیاسی سمجھ بوجھ کے لیے بطورِ دلیل پیش کیا ہے، اور تقریظ کے متعلق جو وضاحت سابقہ صفحات میں پیش کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مفتی عبدالشکور دیوبندی کے نزدیک بھی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' دیوبندی مذہب کی مستند و معتمد کتاب ہے۔ جبکہ دوسری طرف منکر دیوبندی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی وجہ سے کسی دعوے کی بنیاد رکھنا غلط اور جہالت قرار دے رہے ہیں۔

☆ مولوی عبدالقیوم حقانی دیوبندی صاحب کی زیرِ سرپرستی شائع ہونے والے ماہنامہ ''القاسم'' نوشہرہ کا ''علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر''، ''تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی'' کے نام سے مارکیٹ میں دستیاب ہے، اس میں بھی حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی صاحب کا ایک مضمون بنام ''تصانیف کا مختصر جائزہ'' کے نام سے شامل ہے، جس میں حافظ اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے لکھا ہے:

''علامہ عثمانی کو سیاسیات میں گہرا ادراک اور وسیع بصیرت حاصل تھی، ان کے خطباتِ صدارت جو سیاسی جلسوں میں پڑھے گئے وہ آج تک سیاسی پلیٹ فارموں سے گونج رہے ہیں، چند خطبات بیانات اور

مکالمات یہ ہیں: (۱) ترکِ موالات (۲) جمعیت العلمائے اسلام، کلکتہ (۳) مراسلاتِ سیاسیہ (۴) مکالمۃُ الصَّدرَین''

(اشاعتِ خاص ماہنامہ القاسم، نوشہرہ بہ نام تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی، ناشر القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ)

یہاں بھی مولوی اکبر شاہ بخاری دیوبندی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کے سیاسیات میں گہرے ادراک اور وسیع بصیرت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد میاں صدیقی دیوبندی کا ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' پر اعتماد:

☆ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب نے مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کے ''سیاسی مکتوبات'' کے صفحہ ۸۰ تا ۹۹ یہی کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' شامل کی ہے جس میں اس کے متعلق لکھا ہے:

''جمعیۃ علمائے ہند کے زعماء کی علامہ شبیر احمد عثمانی سے ملاقات اور حالاتِ حاضرہ پر طویل گفتگو ۷ دسمبر (۱۹۴۵ء) کو علامہ کی رہائش گاہ (دیوبند) پر ہوئی، اس گفتگو کو دارالعلوم کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب قاسمی کے برادر مولانا قاری محمد طاہر قاسمی نے قلم بند کیا، علامہ عثمانی کی طرف سے وہی رابطہ افسر تھے، قاری محمد طاہر قاسمی، جمعیۃ علمائے اسلام دیوبند کے صدر بھی تھے، اس گفتگو کو قاری محمد طاہر قاسمی نے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کا نام دیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ دونوں جمعیتوں کے صدر مدِّ مقابل تھے جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا حسین احمد مدنی اور جمعیۃ علمائے اسلام کے صدر علامہ شبیر احمد عثمانی تھے۔ یہ تحریر

قیامِ پاکستان سے پہلے بھی شائع ہوئی، یہ تحریر بظاہر علامہ کے سیاسی خطوط سے الگ ایک گفتگو پر مبنی ہے لیکن یہ گفتگو اکثر خطوط سے زیادہ اہم ہے، اس کی حیثیت شخصی اور انفرادی سوالات اور اعتراضات کی نہیں، اس میں جمعیۃ علمائے ہند کے تمام اکابر بشمول صدر شریک تھے، اس کی حیثیت رسمی ہے اس لیے میں اسے خطوط سے پہلے شامل کر رہا ہوں، اس کا مطالعہ خطوط اور ان کے جوابات سے زیادہ صورتِ حال اور علامہ کے مؤقف اور دلائل کو سمجھنے میں مدد دے گا قاری محمد طاہر قاسمی کے تعارفی نوٹ کے ساتھ یہ سیاسی ''مکالمۃ الصَّدرَین'' ہدیہ قارئین ہے (مرتّب)۔''

(سیاسی مکتوبات صفحہ ۷۹، المصباح ناشران قرآن وکُتُب اسلامی ۱۶ اردو بازار، لاہور)

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی میں سے سچا کون؟:

☆ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے ''کشفِ حقیقت'' میں لکھا ہے:

''یہ رسالہ ''مکالمۃ الصَّدرَین'' میں شائع کر دیا گیا، جس میں نہ فریقین کے دستخط ہیں، نہ فریقِ ثانی (اراکین جمعیۃ) کو کوئی خبر دی گئی، نہ ان میں سے کسی سے تصدیق کرائی گئی، خود مولانا موصوف کے دستخط بھی نہیں، بلکہ مولوی محمد طاہر صاحب کے دستخط ہیں، جو اثنائے گفتگو میں موجود تک نہ تھے''

(کشفِ حقیقت صفحہ ۸ طابع وناشر محمد وحیدالدین قاسمی، دفتر جمعیۃ علماء ہند، دہلی)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے کہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے مرتّب مولوی طاہر قاسمی دیوبندی بہ وقتِ مکالمہ وہاں موجود نہ تھے۔

☆ جب کہ اس کے برعکس مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی نے لکھا ہے:

''مولانا محمد طاہر صاحب مرحوم، نبیرۂ قاسم العلوم والخیرات علیہ الرحمۃ نے جو گفتگو کے وقت موجود تھے، اس مکالمہ کو مرتّب کر کے مولانا عثمانی کو دکھایا تھا''

(کمالات عثمانی المعروف تجلیات عثمانی صفحہ ۶۲۳ ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ، فوارہ چوک، ملتان)

☆ مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی نے اپنی مرتّبہ ایک اور کتاب میں یہی بات ان الفاظ میں بیان کی ہے:

''اس گفتگو میں حضرت مولانا قاسم صاحب کے پوتے، مولانا محمد طیب صاحب موجودہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کے چھوٹے بھائی مولانا محمد طاہر بھی موجود تھے، جنہوں نے اس گفتگو کو قلم بند کیا ہے''

(خطباتِ عثمانی، صفحہ ۸۸، مطبوعہ نذر سنز، ۲۲۱۔ سرکلر روڈ، لاہور، اشاعتِ اوّل، اپریل ۱۹۷۲ء، ایضاً صفحہ ۱۳۰، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی کی دو کُتُب کے اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی طاہر قاسمی دیوبندی اس مکالمہ میں موجود تھے۔ اب یہ فیصلہ دیوبندیوں کو کرنا ہے کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟۔

مولوی عبدالاحد قاسمی دیوبندی کے بیان کردہ اُصول سے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کی زبردست توثیق:

دیوبندی مزعومہ مناظر مولوی عبدالاحد قاسمی دیوبندی نے ایک کتاب لکھی ہے، جس پر پسند فرمودہ میں مفتی ابوالقاسم نعمانی استاذِ حدیث و مہتمم دارالعلوم دیوبند کا نام لکھا ہے، جبکہ اس کے مقرظین ومصدّقین میں مفتی راشد اعظمی دیوبندی (استاذِ حدیث وفقہ وناظمِ اعلیٰ شعبہ تحفظِ سنت، دارالعلوم دیوبند) مولوی سلیمان دیوبندی (ناظمِ اعلیٰ مظاہر علوم، سہارنپور) مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی (استاذِ حدیث مدرسہ مرقاۃ العلوم، مئوناتھ بھنجن) مولوی الیاس گھمن دیوبندی، مولوی ابوایوب دیوبندی، مولوی ساجد خان دیوبندی، مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی، مفتی عمیر قاسمی دیوبندی اور مدرسہ لطیفیہ تعلیم القرآن، سردار شہر کے پانچ دیوبندی علماء کے نام شامل ہیں، اس کتاب کی تقدیم مزعومہ دیوبندی مناظر مولوی طاہر گیاوی نے لکھی ہے، چونکہ ان مذکورہ بالا دیوبندی علما کی تقریظات وتصدیقات اس کتاب پر موجود ہیں، اس لیے یہ سب مولوی ابوایوب دیوبندی کے اُصول کے مطابق اس کتاب کے مندرجات کے ذمہ دار قرار پاتے ہیں، (مولوی ابوایوب دیوبندی کا یہ اصول کچھ صفحات پہلے آپ نے پہلے ملاحظہ فرمایا ہے) اس وضاحت کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ علمائے دیوبند کی تائید وتصدیق شدہ اس کتاب میں کسی کتاب کے معتبر ہونے کے متعلق اُصول بیان کرتے ہوئے مولوی عبدالاحد قاسمی دیوبندی نے لکھا ہے:

☆''کتاب کے معتبر وغیر معتبر ہونے کا دارومدار یا تو اس کے مصنّف پر ہوتا ہے کہ مصنّف معتبر ہے تو ظاہر ہے اس کی تصنیف بھی معتبر ہوگی، یا اس بات پر ہوتا ہے کہ اگرچہ مصنّف تو اتنا زیادہ معروف ومعتبر نہیں، لیکن جماعت کی معتبر ومعروف شخصیات اس کی کسی تحریر یا تصنیف کی تائید وتوثیق کردیں تو بھی اس کی تحریر وتصنیف معتبر تسلیم کی جائے گی''

(داستانِ فرار، صفحہ ۱۰۳، مطبوعہ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، دیوبند)

☆اس کے ایک صفحہ بعد اپنے مخالف کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے:

''حیرت ہے کہ اگر ایسے معتبر لوگوں کی تائید کا بھی کوئی اعتبار نہیں تو مفتی صاحب جیسے راہ چلتے مناظروں کا تو اللہ ہی حافظ ہے''

(داستانِ فرار، صفحہ ۱۰۵، مطبوعہ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، دیوبند)

☆اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے:

''جب مصنّف معتبر ہے تو تصنیف معتبر کیوں نہیں؟''

(داستانِ فرار، صفحہ ۱۰۵، مطبوعہ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، دیوبند)

قارئینِ کرام! ان تینوں اقتباسات کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ اگر کسی معتبر مؤلّف نے کوئی کتاب لکھی ہے تو وہ معتبر ہی قرار دی جائے گی اور اگر مؤلّف معتبر نہیں ہے لیکن اس کی کتاب کو اس مسلک کی معتبر شخصیات کی تائید حاصل ہے تب بھی وہ کتاب معتبر تسلیم کی جائے گی اور پچھلے صفحات میں ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے متعلق آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ اس کتاب کے مرتّب مولوی طاہر قاسمی دیوبندی، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے پوتے ہیں اور ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کے حرف حرف کو سچا کہنے والے اور اس کی صداقت پر مباہلہ کے چیلنج دینے والے مولوی شبیر عثمانی دیوبندی اپنے فرقہ میں ''شیخ الاسلام'' کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں، اس کے علاوہ مفتی تقی عثمانی دیوبندی، مفتی عبدالشکور ترمذی دیوبندی، مولوی انوارالحسن شیرکوٹی دیوبندی، مولوی حافظ اکبر شاہ دیوبندی اور ڈاکٹر محمد میاں دیوبندی کے نزدیک بھی ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' معتبر کتاب ہے، (تفصیل پہلے بیان ہوچکی ہے) اس لیے مولوی عبدالاحد قاسمی دیوبندی کے بیان کردہ اُصول کے مطابق دیوبندی فرقہ کے معتبر علما کی تائید کنندہ کتاب ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو غیر معتبر کہہ

کر دیوبندی مذہب کے اُصول کی خلاف ورزی اور دورُخی کا مظاہرہ نہ کریں۔ ورنہ مولوی عبدالاحد قاسمی دیوبندی کے الفاظ میں ہم یوں کہیں گے کہ:

''یقیناً آپ کے قومِ شعیب کی طرح لینے کے باٹ اور ہیں، دینے کے باٹ اور ہیں''

(داستانِ فرار، صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ مطبوعہ مکتبہ مدنیہ، دیوبند)

خلاصۂ کلام:

قارئینِ اہلِ سنت! اس مقالہ میں پیش کیے گئے تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ

۱۔ ''مکالمۃ الصّدرین'' کے مرتّب دیوبندی مذہب کے امام مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کے پوتے ہیں اور اپنے مسلک میں معتبر سمجھے جاتے ہیں جیسا کہ مولوی سالم قاسمی دیوبندی کی تحریر سے ظاہر ہے، لہٰذا مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کو نامعتبر قرار دینا بہ مطابق اُصول مولوی ابوایوب دیوبندی، باہم دست وگریبان ہونا ہے۔

۲۔ ''مکالمۃ الصّدرین'' مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی نظرِ ثانی کے بعد شائع ہوئی تھی، ان کو چاہیے تھا کہ اگر اس میں کوئی بات غلط ہے تو اس کو نکال دیں، لیکن ایسا نہیں ہوا، جس کا مطلب یہ ہے کہ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے ''مکالمۃ الصّدرین'' کے مندرجات کو بالکل درست سمجھا۔ لہٰذا اگر ''منکرینِ مکالمۃ الصّدرین'' کے بقول اس کتاب میں کوئی بات جھوٹ ہے تو اس کی براہِ راست ذمہ داری ان کے مزعومہ ''شیخ الاسلام'' مولوی شبیر عثمانی دیوبندی پر عائد ہوتی ہے۔

۳۔ اگر مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور ان کے ہمنوا اس مکالمے میں لاجواب ہوئے تھے تو ان کو چاہیے تھا کہ سچائی کو تسلیم کر لیں، لیکن افسوس ایسا نہ ہوا اور وہ اپنی سچائی کا ڈھنڈورا پیٹتے رہے اور اپنی ضد پر قائم رہے۔ حقیقت جو بھی ہے لیکن کم از کم اتنا ضرور ثابت ہو گیا ہے

کہ دیوبندی مذہب کے ''مزعومہ شیخ الاسلام'' مولوی شبیر عثمانی دیوبندی اور دیوبندی مذہب کے ''مزعومہ شیخ العرب والعجم'' دونوں میں سے اس مسئلے میں ایک ضرور جھوٹا ہے اور بہ مطابق اُصول مولوی ابوایوب دیوبندی، دونوں دیوبندی اکابر علماء باہم دست وگریبان ہیں۔

۴۔ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے ''کشفِ حقیقت'' صفحہ ۱۰ (طابع و ناشر محمد وحید الدین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی)، مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ''اظہار العیب'' صفحہ ۱۰۱ (مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ) اور مفتی مجاہد دیوبندی نے ''ہدیہ بریلویت'' صفحہ ۴۶۹ (مطبوعہ مطبوعہ دارالنعیم، بیسمنٹ، دکان نمبر ۱، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور) پر کہا کہ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی نے ''مکالمۃ الصّدرین'' کتاب کو معتبر نہیں سمجھا اس لیے اس پر دستخط نہیں کیے، جب کی حقیقت میں ایسا کہنا بالکل غلط اور دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے، کیونکہ ''مکالمۃ الصّدرین'' مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی نظرِ ثانی کے بعد ہی شائع ہوئی تھی (اس بات کے ثبوت پر مشتمل حوالہ جات آپ اس مقالہ میں ملاحظہ کر چکے ہیں)، نیز ''کشفِ حقیقت'' میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے خود تین مقامات پر یہ اقرار کیا ہے کہ مولوی شبیر عثمانی دیوبندی صاحب ان کو ''مکالمۃ الصّدرین'' کے حرف حرف کی صداقت پر مباہلہ کے چیلنج دیتے تھے۔ اب مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی، مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی، مولوی حماد دیوبندی اور مفتی مجاہد دیوبندی کو کون سمجھائے کہ مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی طرف سے یہ ''مکالمۃ الصّدرین'' کی تصدیق نہیں تو اور کیا ہے؟

۵۔ مفتی مجاہد دیوبندی کا ایک اقتباس اس مقالہ کے شروع میں نقل کیا تھا، جس میں موصوف

نے لکھا تھا:

''مکالمۃُ الصَّدرَین کی حقیقت واضح کی جا چکی ہے، ایسی غیر مستند کتاب پر کسی دعوے کی بنیاد رکھنا ہی جہالت ہے''

(ہدیہ بریلویت صفحہ ۴۷ مطبوعہ دار النعیم، بیسمنٹ دکان نمبر ا، حق سٹریٹ، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور)

مفتی مجاہد دیوبندی کے پیش کردہ اس اقتباس کے بعد یہ کہنا درست ہے کہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی سیاسی بصیرت اور حاضر جوابی کے لیے بطور دلیل پیش کرنے والے دیوبندی مولوی انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی، مولوی اکبر شاہ بخاری دیوبندی، ڈاکٹر محمد میاں صدیقی دیوبندی اور اوّل الذکر دو دیوبندی علما کی کُتب پر تقاریظ لکھنے والے دیوبندی فرقہ کے مفتیِ اعظم تقی عثمانی دیوبندی اور مفتی عبدالشکور دیوبندی بھی بمطابق اُصول مولوی ابوایوب دیوبندی جاہل ہیں، اور ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو جعلی کتاب قرار دینے کے مخالف ہیں۔

٦۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح نکھر کر سامنے آ گئی ہے کہ ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو جھوٹا اور جعلی کہنا دیوبندی مسلک کے معتمد علماء کو جھوٹا اور جعلساز قرار دینا ہے۔

٧۔ مولوی طاہر قاسمی دیوبندی کی بہ وقتِ مکالمہ وہاں موجودگی کے بارے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کا مؤقف ہے کہ بہ وقتِ مکالمہ وہ وہاں موجود نہ تھے، جبکہ اس کے برعکس مولوی انوار الحسن شیر کوٹی دیوبندی نے بیان کیا ہے کہ مولوی طاہر قاسمی دیوبندی بہ وقتِ مکالمہ وہاں موجود تھے۔ اب ان دونوں دیوبندی علما میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے، یہ فیصلہ دیوبندیوں پر چھوڑتے ہیں کہ اس معاملہ میں ان دونوں دیوبندی علما میں سے کون جھوٹا ہے اور کون سچا؟

٨۔ مولوی عبدالاحد قاسمی دیوبندی کے بیان کردہ اُصول کے مطابق ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' کو معتبر دیوبندی علما کی تائید حاصل ہے، اس لیے دیوبندی مذہب میں یہ کتاب معتبر ثابت ہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ''منکرینِ مکالمۃُ الصَّدرَین'' مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی، مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی، مولوی حماد دیوبندی اور مفتی مجاہد دیوبندی کے ''مکالمۃُ الصَّدرَین'' سے اِنکار کا انہیں کے ہم مسلک دیوبندی علماء کے حوالے سے مدلل جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر کوئی دیوبندی اس کا جواب لکھے تو یہ خیال رکھے کہ اس کا جواب دیوبندی مذہب کے مُسَلَّمَات سے نہ ٹکرا جائے اور اس کے جواب سے دیوبندیت کا گھر گھروندا نہ بن جائے۔ ایسا جواب دیوبندی کبھی بھی نہیں لکھ سکیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی عَزَّ وَجلَّ۔

قارئین کرام! عدیم الفرصتی کے باعث یہی کچھ پیش کر سکا ہوں قبول فرمائیے۔ اور اپنی پُرخلوص دُعاؤں میں یاد رکھیے۔

تَمَّتْ بِالْخَیْر۔

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت سے نکلنے والے ماہنامہ کا

28 سالہ اشاریہ عنقریب منظر عام پر آ رہا ہے

اشاریہ ماہنامہ البقیع

(1989ء تا 2018)

﴿مرتب﴾

حضرت علاّمہ خرم محمود سرسالوی حفظہ اللہ

﴿تقدیم﴾

حضرت علامہ عرفان ضیائی حفظہ اللہ

﴿زیر نگرانی﴾

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حفظہ اللہ

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان)